ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتے ہیں تو یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے

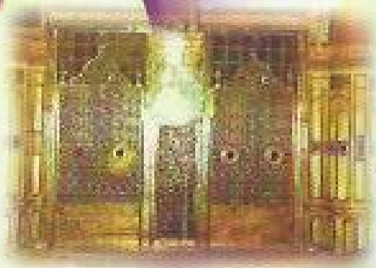



تعارفی کتابچہ




مقاماتِ مقدسہ اور دشمنانِ اسلام









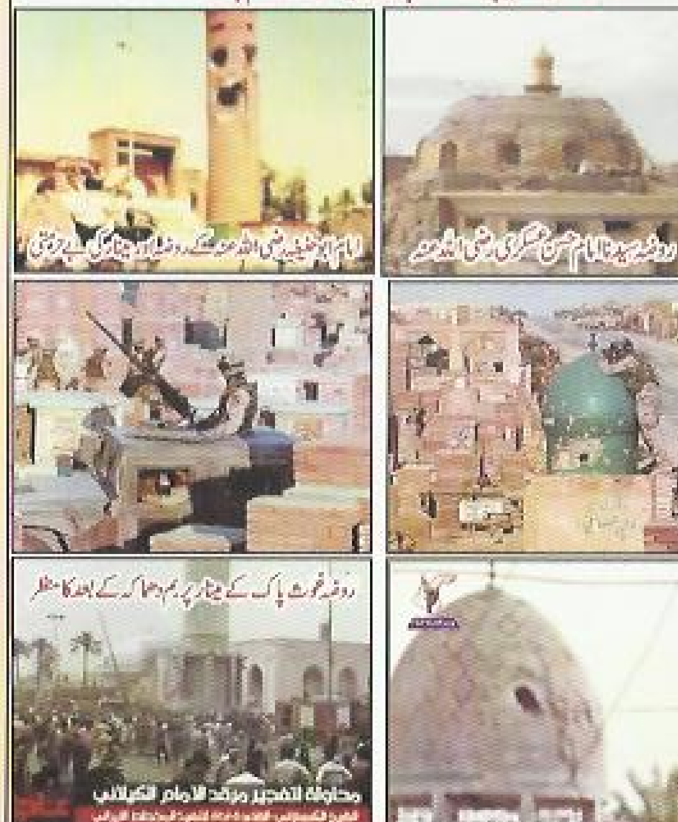
مؤلف: ابن حسن قندھاری

مزارات کی حفاظت کے لئے

تحریک تحفظ اسلام کے شعائر اللہ بریگیڈ کا ساتھ دیں

یہ عراق ہے

اسپین میں مسلمانوں کے مزارات و قبرستان کو ختم کر کے وہاں سے دین کا نام و نشان مٹانے میں کامیابی کے بعد پوری دنیا میں اس کام پر لگے کفار!



مسجد، گنبد اور مزارات کا اصل دشمن کون ہے؟ فیصلہ آپ کریں

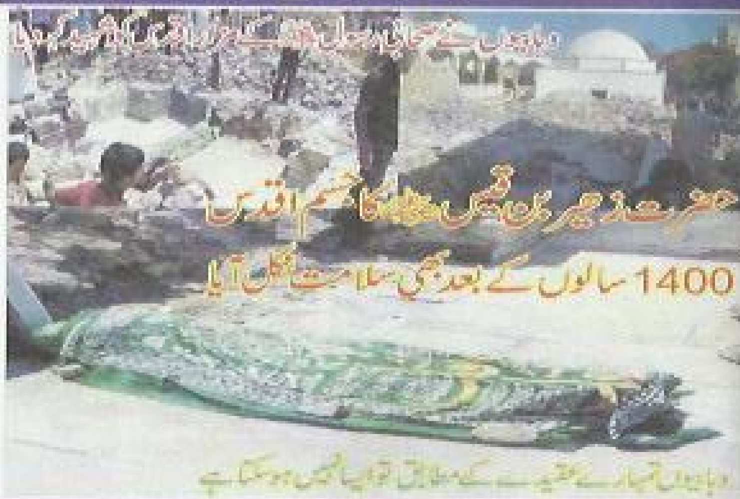


حدیث: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آگ پر چلنا تمہارے لیے ... کسی قبر پر سے گزرنے ... (ابوداؤد جلد ثانی ص 104، مکتبہ حقانیہ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑی جائے۔ (مشکوٰۃ شریف ص 149، باب دفن المیت فصل ثانی)

کون کس کی تقلید کرتا ہے؟ فیصلہ آپ کریں!!!

یہ لیبیا ہے



یہ صومالیہ ہے



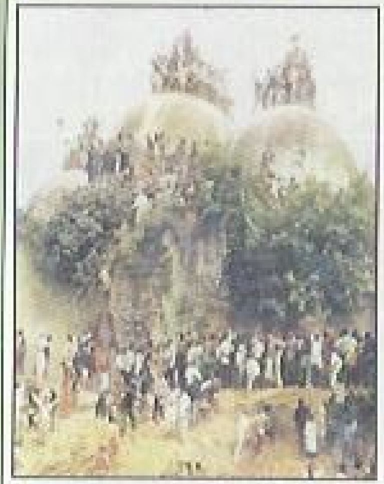
یاد رہے کہ یہاں شعائر اللہ سے محبت رکھنے والے مجاہدین میں ابھی غیرت باقی ہے جو ان فتنوں کو بھرپور جواب دے رہے ہیں، مگر بے سروسامانی کی حالت میں کب تک ایسا کر سکیں گے؟ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

یہ بھارت ہے



اجمیر شریف بم دھماکہ

مقامی اخبارات کے مطابق لشکر طیبہ نامی نام نہاد جہادی تنظیم نے اجمیر شریف پر بم دھماکہ کیا

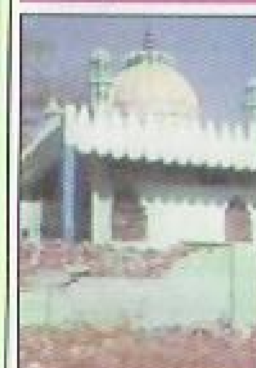


انتہا پسند ہندوؤں کے ہاتھوں بابری مسجد کے گنبد کی بے حرمتی کا ایک منظر، جسا کو دنیا بھر میں کفار یا دایوں اور پاکستان میں پاکستانی طالبان کی زیر نگرانی مزارات کی بے حرمتی میں نظر آتا ہے

گجرات میں ہونیوالے مسلم کش فسادات کے دوران مزارات کی بے حرمتی





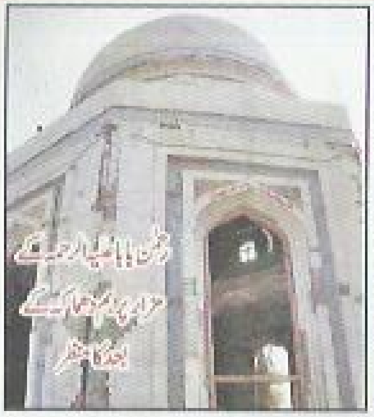


گجرات میں ہونیوالے مسلم کش فسادات میں جہاں مسلمانوں کی نسل کشی کی گئی، وہاں مساجد و مزارات کو بھی نہ چھوڑا گیا

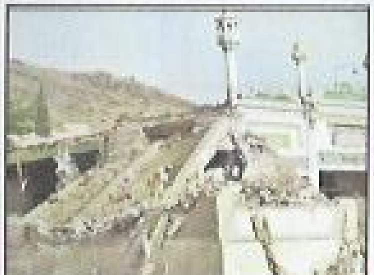
یہ پاکستان ہے



داتا دربار لاہور پر بم دھماکہ کے بعد کا منظر



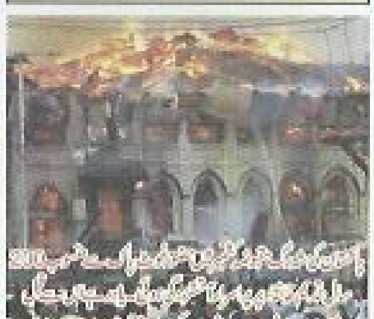
رحمٰن بابا علیہ الرحمۃ کے مزار پر بم دھماکے کے بعد کا منظر



خیبر ایجنسی۔ صوفی بزرگ پیر بابا علیہ الرحمۃ کی درگاہ کا ایک منظر، جسے نامعلوم دہشت گردوں نے بم دھماکہ کے بعد تباہ کر دیا



خیبر پختونخوا کی مسجد جسے جمعہ کی نماز کے دوران بم دھماکہ کرکے اڑا دیا گیا



[illegible] مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے کر رہے ہیں



مزار پیر بابا: نامعلوم مقامات سے پہلے بھی بم نصب کیا گیا، الحمدللہ مزار بچ گیا، حال ہی میں مزار کے قریب دھماکہ کیا گیا جس میں 2 بچے شہید اور 3 زخمی ہوئے

امریکی ملعون پادری ٹیری جونز کے جانشینوں کے کارنامے



آج مسلمان ہونے کے دعویداروں سے قرآن، مساجد، مزارات اور نماز جنازہ تک کے مقامات محفوظ نہیں۔ کیا یہ وہ لوگ نہیں جن کے بارے میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اور مسلمانوں کو قتل کریں گے (صحیح بخاری)

کفار کے اس عمل پر رونے والوں نے کبھی غور کیا ہے کہ خوارج کے نزدیک بھی یہ عام سی بات ہے؟





افغانستان بگرام ایئربیس پر امریکی فوجیوں کے ہاتھوں 100 سے زائد قرآن پاک کے نسخے گاڑی سمیت جلا دیے گئے

مہمند ایجنسی میں حضرت مولانا سمیع الحق (صاحب حق) دامت برکاتہم العالیہ کی "مسجد صاحب حق" پر بم دھماکہ



خیبر پختونخواہ مہمند ایجنسی میں واقع مسجد صاحب حق کے ممبر میں نماز جمعہ کیلئے رکھا جانے والا بم جو نماز سے پہلے پھٹ گیا۔ نماز جمعہ سے قبل دھماکہ ہونے سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ مسجد کو شدید نقصان پہنچا اور وہاں موجود ایک قرآن پاک بم سے پارہ پارہ ہو گیا جس کی باقیات بھی نہ ملیں جبکہ مسجد میں موجود 200 قرآن پاک کو نقصان پہنچا

قبر کی بے حرمتی کا ارادہ کرنے والے دراصل تھے کون؟

ملا معین واعظ الکاشفی الہروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

امام واقدی رحمته الله علیه گوید که چون مشرکان بابوا رسیدند گفتند قبر مادر محمدﷺ اینجا ست بشگافید و هر استخوانهای ابیرون آرید فرضا اگر زنان ما بدست ایشان باسیری افتند گوئیم که عظام رمیم مادرست بامامست باضرورۃ عوض آن زنان مارا بما بازدهد واگر اودست نیا بدبمال کثیر از ماباز ستاند چون باسفیان مشورت کردند استحسان این رای نموده گفت بنوبکر و خزاعه که دوستان محمدﷺ اندا گر برا ینفتی اطلاع یابند مردگان مارا تمام از ورها بیرون آرند

ترجمہ: امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب مشرکین ابواء میں پہنچے انہوں نے کہا محمدﷺ کی والدہ کی قبر یہاں ہے۔ قبر کو کھود کر تمام ہڈیاں باہر نکال لو۔ اگر بالفرض ہماری عورتیں اس کے ہاتھ قید ہو جائیں تو ہم کہیں گے کہ آپ کی والدہ کی بوسیدہ ہڈیاں ہمارے پاس ہیں۔ لامحالہ اس کے بدلے وہ ہماری عورتوں کو ہمیں واپس دے دیں گے اور اگر ہماری عورتیں ان کے ہاتھ نہ آئیں تو بہت سا مال دے کر ہم سے واپس لیں گے۔ جب انہوں نے ابوسفیان، جو کہ اس وقت تک مسلمان نہ تھے، سے مشورہ کیا۔ اس نے اس رائے کو ناپسند کرتے ہوئے قبیلہ بنو بکر اور خزاعہ جو محمدﷺ کے دوست ہیں، جب انہیں اس بات کی خبر ہوگی، ہمارے تمام مردوں کو قبروں سے نکال لیں گے۔

(معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ (فارسی) رکن چهارم باب ششم دربیان واقعات غزوه احد فصل اول در مقات این غزوه ص ۶۵ مطبوعه نورانی کتب خانه قصه خوانی پشاور) (مدارج النبوت (اردو) ج ۲ ص ۱۶۳ مطبوعه مکتبه اسلامیه اردو بازار لاهور)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی نظر میں معتبر قبور کی حفاظت دشمنان اسلام کے علاقے میں

حضرت ابو ایوب انصاری رضی الله عنه کی قبر کی حفاظت۔

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اکابرین صحابہ میں سے تھے معرکہ قسطنطنیہ میں آپ شریک جہاد ہوئے۔ دشمن کی سرحد کے قریب آپ رضی اللہ تعالی عنہ بیمار پڑ گئے۔ مرض نے شدت اختیار کی تو وصیت فرمائی:

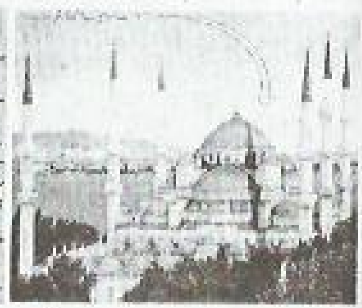
اذا انامت فاحملونی فاذا صاففتم العدو فادفنونی تحت اقدامکم ۝

ترجمہ: جب میں فوت ہو جاؤں تو میری میت ساتھ اٹھالینا پھر جب دشمن کے سامنے صف آرا ہو جاؤ تو مجھے اپنے قدموں میں دفن کر دینا۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج ا ص ۴۰۲ ـ ۴۰۵ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

مزار مخالف مکتبہ فکر کے نامور مورخ شاہ معین الدین احمد ندوی لکھتے ہیں:

اس محاصرہ کے دوران حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا ہو گئے۔ یزید ابن معاویہ نے ان سے پوچھا اگر کوئی وصیت ہو تو فرمایئے، پوری کی جائے گی۔ فرمایا جہاں تک ہو سکے دشمن کی سرزمین میں لے جا کر دفن کرنا۔ چنانچہ انتقال کے بعد آپ کا جسد خاکی قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے لے جا کر دفن کر دیا گیا (ابن کثیر ج 3 ص 182) اور مسلمانوں نے رومیوں سے کہلا دیا کہ اگر تم نے لاش کی بے حرمتی کی تو پھر اسلامی سلطنت کی حدود میں کوئی ناقوس (گرجا) نہ بج سکے گا (استیعاب ج 2 ص 638) قسطنطنیہ کی فتح کے بعد ترکان عثمانی نے آپ کے مزار پر مقبرہ اور اس سے متعلق مسجد بنوائی جو آج تک مرجع خلائق ہے (تاریخ اسلام ج 2 ص 259، مطبوعہ مکتبہ دانیال لاہور)

یزید کو امیر المومنین تسلیم کرنے والے اس واقعہ سے عبرت حاصل کرتے ہوئے مزارات اور مقدس مقام کی بے حرمتی سے اجتناب کریں۔ یہ درج ہے ہمارا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ یزید چھا آدمی تھا بلکہ یزید کے ظلم کے داستان تو تاریخ اسلام کے المناک واقعات کی ابتداء تھی، بلکہ مقصد یہ ہے کہ منکر وہی یزید کے پیروکار اور معتقد ہیں۔ جب یزید مزارات کی بے حرمتی سے اجتناب کرتا تھا تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یزید سے بھی بدتر ہیں۔



یزید 23 جولائی 645ء بمطابق 30ھ کو دور عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں پیدا ہوا بعض لوگ کہتے ہیں کہ یزید صحابی تھا جو کہ غلط ہے

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	تعارفی کتابچہ مقامات مقدسہ اور دشمنانِ اسلام
ترتیب و تحقیق	ابن حسن قندھاری
صفحات	72
قیمت	100روپے

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ

☆ فرید بک اسٹال، 38 اردو بازار، لاہور 0321-4080405

☆ مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی کراچی 0213-4926110

0213-4910584

☆ مکتبہ دار الاخلاص پشاور

☆ مکتبہ قادریہ رضویہ لاہور

☆ مکتبہ قادریہ گجرانوالہ

☆ احمد بک کارپوریشن راولپنڈی

☆ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

☆ اسلامک بک کارپوریشن، راولپنڈی

حلف نامہ

میں اللہ تعالیٰ کو سمیع و بصیر جان کر اور رسول اللہ ﷺ کو بعد از وصال بھی امت کے حالات سے باخبر جان کر یہ حلف لیتا ہوں کہ میں صحیح العقیدہ سنی مسلمان (سوادِ اعظم اہلسنت و جماعت بریلوی) سے ہوں۔ اور غلبہ محبان شعائر اللہ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس حوالے سے جو معلومات میرے بس میں ہیں، میں فراہم کروں گا۔ اور میرے علاقے میں کبھی بھی کسی بھی شعائر اللہ کی بے حرمتی ہوئی ہو تو میں اس کی تحقیق کروں گا اور ساتھ ساتھ پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی شعائر اللہ کی بے حرمتی ہوئی ہوگی تو وہ بے حرمتی ہی ہمارے نزدیک حقیقی مزار ہونے کی سند ہوگی۔ کیونکہ مسلمان غلطی کر سکتے ہیں مگر شیطان (نجدی) کبھی غلط نشانہ نہیں لگاتے۔ میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ ایسی معلومات اپنی ٹیم تحریک تحفظ اسلام کے "**شعائر اللہ بریگیڈ**" کو فراہم کروں گا۔ اس کام میں کسی قسم کی سستی، ناجائز عذر پیش نہیں کروں گا۔ اور حضور ﷺ کی ذات ہی میرے لئے مشعل راہ ہوگی۔ اور میں حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے طرز پر زندگی بسر کروں گا۔ جن کی تلوار بد باطن کفار پر اور قدم باغیوں (خارجی، بزدل علماء اور فتنوں) کی گردن پر ہوتا تھا۔

میں اور میری آنے والی نسل اُس وقت کے لئے تیار رہیں گے، جب بدمذہب گنبدِ خضریٰ کی بے حرمتی کا پھر سے ارادہ کریں گے، تب ہم سر سے کفن باندھ کر ایسا ارادہ کرنے والے بدمذہبوں کو اس دنیا سے مٹا دیں گے اور اس وقت تک دیگر مزارات کی حفاظت ہماری تربیت کا حصہ ہوگا۔

برائے ایصال ثواب

قائد اہلسنت شہید امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ

(شہید اس لئے کہ وہ علیل بھی تھے، سفر میں بھی تھے اور 17 ویں ترمیم کے حوالے سے شدید باؤ کا شکار تھے)

شہید علامہ مولانا محمد اکرم رضوی علیہ الرحمہ

شہید تحفظ ناموس رسالت ﷺ ڈاکٹر سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

امیر شہداء اہلسنت سلیم قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ

شہید محمد سلیم رضا علیہ الرحمہ

شہید عبدالوحید قادری علیہ الرحمہ

شہداء میلاد مصطفی ﷺ (سانحہ نشتر پارک)

شہدائے فیضان مدینہ (اسلامی بہنیں)

شہید صلوٰۃ وسلام سید عمر علی ولد امان گل المعروف اہلم باچا رحمۃ اللہ علیہ (موذن پیر بابا مسجد)

شہید مولانا افتخار حبیبی علیہ الرحمہ

شہید مولانا قاسم ساسولی علیہ الرحمہ

شہید صفوت غیور (FC کمانڈر)

شہید مسرور حسن سلطانی علیہ الرحمہ

سید امیر حسین شاہ شیرازی علیہ الرحمہ اور شہید سلیم عباس نقشبندی سیفی علیہ الرحمہ

شہید محمد آصف حسین ضیائی علیہ الرحمہ اور شہید امجد غوری علیہ الرحمہ (مجاہدین)

شہید مولانا عبدالکریم سعیدی علیہ الرحمہ اور ڈاکٹر محمد خالد قادری علیہ الرحمہ

شہید حافظ فرحان نقشبندی اور شہید آصف قادری علیہم الرحمہ

سانحہ جمرود اور تمام شہداء حق جو کہ خارجی بدمذہبوں اور دیگر عاشقان مصطفی ﷺ کے دشمنوں کے ہاتھوں شہید ہوئے

خصوصاً بالخصوص: مرحوم
محمد خالد بن محمد صدیق

786

92

سخن جمیل

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید وفرقان حمید میں ارشاد فرمایا: ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء و لکن لاتشعرون۝

ترجمہ: ''اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں''

نیز حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: والذی نفسی بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احی ثم اقتل ثم احی ثم اقتل متفق علیہ

ترجمہ: ''اور اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔

عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ ما من احد یدخل الجنۃ یحب ان یرجع الی الدنیا ولہ مافی الارض من شی الا الشہید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ، متفق علیہ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کوئی نہیں جو جنت میں داخل کیا جائے پھر وہ دنیا میں لوٹنا پسند کرے اگرچہ دنیا کی ہر چیز اسے ملے، سوائے شہید کہ وہ آرزو کرے گا کہ دنیا میں لوٹایا جائے پھر وہ قتل کیا جائے دس بار کیوں کہ وہ شہادت کے مرتبے کو دیکھتا ہے۔ (مسلم، بخاری)

آیت مبارک اور احادیث مقدسہ سے پتا چلتا ہے کہ اللہ کی رضا اور دین کی سربلندی کے لئے ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے اور اہل بیت اطہار اور صحابہ کبار نیز اولیاء ابرار کی عزت وحرمت کے

لئے قربانی دینا یہ بھی شہادت ہے۔

ہمارے عزیز محترم ابن حسن قندھاری زید مجدہ اور ان کے رفقاء قابل تعریف بھی ہیں اور لائق تقلید بھی ہیں کہ ان سالک نوجوانوں نے ان دہشت گردوں جن کو عرف عام میں خارجی اور گستاخ رسول ﷺ کہا جاتا ہے۔ قلع قمع کرنے کے لئے جس انداز سے قلمی جہاد کا آغاز کیا ہے، اس پر ذاتی طور پر میں مطمئن ہوں۔ سواد اعظم پر ہونے والے مظالم کو اجاگر کرنے کے لئے پہلے ایک کتاب ''شہدائے سوات'' اس سلسلے کی پہلی کڑی تھی، جوان نوجوانوں نے بے انتہا محنت کے بعد مکمل کی۔

اب یہ نوجوان اور ان کے رفقاء مل کر مزارات اولیاء کے دفاع کے لئے پہلے ان پر ہونے والے سانحات کو یکجا کر کے شعائر اللہ سے سچی محبت کا ثبوت دے رہے ہیں، کیونکہ کسی بھی نقصان کی تلافی کے لئے ضروری ہے کہ نقصان کا درست اندازہ ہو جو کہ یہ تمام نوجوان کافی حد تک مکمل کر چکے ہیں، مگر اب بھی بہت کچھ باقی ہے۔

اس تعارفی کتابچے کو ایک عام سا کتابچہ ہرگز نہ سمجھیں، بلکہ یہ تو گستاخان رسول ﷺ و گستاخان اولیاء کرام کے تابوت میں پہلی کیل ہے اور اپنے حصے کا کام کر کے آپ آخری کیل بن سکتے ہیں۔ میری تمام تر مدد و رہنمائی ان نوجوانوں کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت ونصرت اور حضور انور رحمت دو عالم شفیع معظم ﷺ والہ واصحابہ اجمعین کے صدقے ان کی اس خدمت جلیلہ کو مقبول و منظور فرماتے ہوئے ان حقائق کو آشکارا کرنے میں جن جن افراد نے حصہ لیا ہے، انہیں اور ان کے اہل وعیال کو صحت وعافیت اور سلامتی ایمان کے ساتھ تادیر قائم و دائم رکھے۔

آمین ثم آمین، بجاہ حبیبہ الامین

شہید اس دار دنیا میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں
زمین پر چاند تاروں کی طرح تابندہ رہتے ہیں

احقر جمیل احمد نعیمی ضیائی غفرلہ
ناظم تعلیمات واستاذ الحدیث، دارالعلوم نعیمیہ کراچی

09، رجب المرجب 1433ھ
موافق: 31 مئی 2012ء

پیش لفظ

یوں تو شیطانی قوتیں روز اول سے ہی اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے شب و روز سازشیں کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ رسل وانبیاء، خلفاء راشدین کے دور، واقعہ کربلا سے قبل یا بعد کے حالات، یوں یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

منکرین مزارات و گستاخ اولیاء کی جانب سے جنت البقیع و جنت المعلیٰ کی بے حرمتی کو جواز بنا کر عام مسلمانوں کے ذہن میں یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ اللہ عزوجل کیوں چاہے گا کہ خانہ کعبہ پر گستاخوں کا قبضہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ کے روضہ انور پر کیوں ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا۔ تو ہم (صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں) کو یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہئے کہ خانہ کعبہ تو اس وقت بھی اللہ عزوجل کا گھر تھا کہ جب 360 بت رکھے ہوئے تھے، تو کیا (معاذ اللہ) اللہ عزوجل کو یہ قدرت حاصل نہ تھی کہ خانہ کعبہ سے بت نکال دے۔ جبکہ اللہ عزوجل ہر چیز پر قادر ہے۔ مگر یہاں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے پیارے بندوں (ولیوں) کو بہت کچھ عطا کیا۔ بہت اختیار دیا ہے، مگر دیکھنا یہ ہے کہ ہم نے اپنا کیا کردار ادا کیا؟ آج اللہ عزوجل کے وہ اولیاء جو اپنی ظاہری زندگی گزار کر پردہ فرما گئے، ان بزرگوں کا مزار پرانوار بنا دیا گیا، وہاں سے فیض حاصل کیا جانے لگا۔ مگر شیطانی قوتیں بدعقیدہ عناصر اپنی سازشوں میں مصروف ہیں۔ کسی اللہ کے ولی کو ہماری ضرورت نہیں۔ مگر یہاں دیکھنا یہ ہے کہ اس ولی سے محبت کرنے والے کون ہیں؟ جو ان کے مزار کی حفاظت کریں گے۔ ان سے عقیدت رکھتے ہوئے اپنے عقیدے کی حفاظت کریں گے۔

میرے بھائیو! جنت تو فرائض ادا کرنے کے بعد کچھ نہ کریں تب بھی ملے گی، مگر اپنے

دین و مذہب اور عقیدے کی حفاظت کرنا اولین ترجیح ہونی چاہئے۔ ذرا سوچیں کہ اگر دین کی خدمت نہ کی، تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے کام نہ کیا، تحفظ اولیاء کے لئے کام نہ کیا تب بھی تو موت آنی ہی ہے۔ اگر دنیا میں سخت زندگی بسر کریں گے تو یقیناً کچھ عرصہ دنیا کی زندگی کے بعد بہت طویل زندگی قبر میں پھر روزِ قیامت کے بعد ہمیشہ کی زندگی کہاں گزرے گی۔ جہنم میں یا جنت میں تو ہر ذی شعور مسلمان جہنم میں جانا نہیں چاہے گا۔ آپ کے ہاتھوں میں مقامات مقدسہ اور دشمنان اسلام کا تعارفی کتابچہ موجود ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ ہمارے والدین کی قبروں کو اگر کوئی زمین بوس کردے، ان پر گولیاں چلائے ان کو لاتیں مارے تو ہم پر کیا گزرے گی۔ ہمیں کتنا رنج ہوگا۔ ہم تلاش کریں گے کہ وہ کون ہے جس نے میرے والدین کی قبور کی بے حرمتی کی ہے۔ مگر اس کے برعکس کوئی اللہ کے ولی کے مزار کو ختم کرنے کی بات کرے، نقصان پہنچانے کی سازش کرے اور مسلمان دیکھتے رہیں تو یہ بے حسی کے سوا کچھ نہیں۔

میں ابن حسن قندھاری اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے بہت بڑا بیڑہ اٹھایا اور مجاہدانہ کردار ادا کیا اور بالخصوص تحفظ مزارات اولیاء کے حوالے سے حقیقی کردار ادا کرتے ہوئے تشدد کا نشانہ بنے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ جس پر میں انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں کیوں کہ اس ناچیز کی معلومات کے مطابق جس نے بے گناہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی سنت ادا کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے ولیوں کی خاطر دکھ برداشت کرنا آخرت میں انعام و اکرام کا سبب بنے گا۔

آخر میں تمام قارئین سے گزارش کروں گا کہ زیر نظر کتاب ایک تعارفی کتابچہ ہے۔ اصل

تکمیل کتاب کا شائع ہونا باقی ہے۔ لہٰذا آپ اپنے حلقہ احباب کی مدد سے اس کتاب کی کمی کو پورا کر سکتے ہیں خدارا! اپنے پاس موجود معلومات کو ضرور ان نوجوانوں تک پہنچائیں تاکہ مسلمانوں کو ان کی اصل زندگی گزارنے کا مقصد معلوم ہو، بزرگوں کی قدر کا اندازہ ہو اور اس کے ساتھ نام نہاد مسلمان جو کہ عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا قلع قمع کیا جاسکے، ساتھ ہی ان تمام مخیّر حضرات سے بھی اپیل کروں گا کہ اس کتاب کی اشاعت میں بھرپور تعاون کریں کہ آپ کے تعاون سے کروڑوں لوگوں کا ایمان بچایا جاسکتا ہے۔

میں اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں کہ ان مجاہدوں کا بھرپور ساتھ دوں گا۔ خدانخواستہ اگر ہم سب کے عدم تعاون کے باعث کام کرنے والے مایوس ہوئے، تب بھی ہمیں بروزِ قیامت جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ابن حسن قندھاری اور ان کے تمام معاونین کو خدا جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

شہدائے حق کا ادنیٰ سپاہی

محمد شاہد غوری

تقدیم

صوبہ خیبر پختونخوا سے سینکڑوں کلو میٹر دور بیٹھے ہوئے مجاہد اور محسن اہلسنت ابن حسن قندھاری جس طریقے سے ملک بھر میں بالعموم اور خیبر پختونخواہ میں بالخصوص ابھرا ہوا فتنہ یعنی دہشت گردی کے خلاف قلمی جہاد کر رہے ہیں، واقعی قابل تعریف و ستائش ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ جب یہ فتنہ خیبر پختونخوا کی مٹی سے ابھر چکا تھا تو خیبر پختونخوا کے علماء کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس فتنے کے خلاف پہلے قلم اور پھر تلوار اٹھا کر اسلام اور پاک مٹی پر لگی ہوئی آگ کو بجھاتے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ پیران عظام ہوں یا علمائے کرام، سیاسی لیڈرز ہوں یا سماجی امراء، تنظیمی کارکنان ہوں یا طلبائے کرام، سب کے سب اسلام کا چھنا رکن چھوڑ کر اس فتنہ کے سامنے خاموش تماشائی بن گئے اور مجاہدین و مبلغین اسلام کے مزارات، اسلام کے قلعے یعنی مدارس و مساجد اور معصوم مسلمانوں کی جان و مال فرعونی و یزیدی سوچ کے حامل دہشت گردوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیئے۔

سانحہ جمرود ہو یا شہید ناموس رسالت ﷺ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کا خون، قرآن مجید کے نسخوں میں رکھے ہوئے بموں کا واقعہ ہو یا عظیم مجاہد پیر سمیع اللہ چشتی نظامی علیہ الرحمہ کی مظلومانہ شہادت، علمائے اہلسنت کی نظروں میں کچھ بھی نہیں۔

جب مشائخ عظام کی جبرا ہجرت، علمائے اہلسنت کی دربدر ٹھوکروں، ویران خانقاہوں اور بند درگاہوں نے ہمارے علماء و مشائخ کا ضمیر نہیں جگایا۔ بموں سے اڑائے ہوئے صوفیائے کرام کے مزارات اور کتاب انسانیت قرآن مجید کے جلے ہوئے اوراق کی آوازوں نے ہماری نیندیں نہیں اڑائیں، مساجد کی بے حرمتی کی انتہا اور اولیاء کرام کی لٹکی ہوئی لاشوں کی ''حی علی الجہاد'' کے نعروں سے ہماری غیرت نہیں جاگی، بزرگوں کے حواسوں نے جواب دے دیا۔ خانقاہوں کی طرف دیکھتی ہوئی نوجوانوں کی آنکھیں مایوس ہو گئیں، امید کے دروازے بند ہوئے تو اسی دوران ''جنگل شیروں سے خالی نہیں ہوتا'' کا مصداق بن کر جاگے ہوئے ضمیر کے مالک، مجاہد اہلسنت، قاطع خارجیت،

مسلک اہلسنت کے مخلص اور محسن نوجوان ابن حسن قندھاری نے ملک بھر میں بالعموم اور خیبر پختونخوا میں بالخصوص اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھائی۔ یہ اخلاص اور جذبہ جہاد سے بھری ہوئی آواز پورے ملک میں گونج کر خیبر پختونخوا میں ہمارے کانوں تک پہنچ گئی۔ الحمد اور اس کے ساتھی ہر میدان میں ساتھ دینے والے مخلص نوجوان دوستوں نے یہ آواز سن کر لبیک کہا اور ابن حسن قندھاری کے جذبات اور احساسات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے ساتھ اس قلمی جہاد میں بھرپور تعاون کا عہد کیا، جس کا ثمرہ الحمد للہ پہلے ''شہدائے سوات'' اور اب کتاب ''مقامات مقدسہ اور دشمنان اسلام'' تعارفی کتابچے کی صورت میں سامنے آیا۔ لیکن اس نوجوان مجاہد کا قلم یہاں تک رکا نہیں اور ان کا جذبہ جھکا نہیں، بلکہ ان کے قلم کی نوک میں ابھی بہت سے انکشافات چھپے ہیں جو ان شاء اللہ وقتاً فوقتاً سامنے آئیں گے۔

میں علمائے کرام سے التماس کرتا ہوں کہ وہ متحد ہو جائیں۔ دہشت گردوں کے ارادے اور اسلام کے خلاف سازشیں ہونے والے مظالم تک محدود نہیں بلکہ وہ دین اسلام کو مزید نقصان پہنچانا چاہتے ہیں، لہذا اللہ تعالیٰ کے سامنے نادم ہونے سے پہلے خدارا متحد و متفق ہو کر ایک منظم شکل میں اس فتنہ خارجیت کے خلاف آواز اٹھائیں۔ آخر میں، میں اپنے اور اپنے رفقاء کی جانب سے ابن حسن قندھاری کو اس عظیم کام پر دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کے جذبہ اور سوچ کو سلام پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل اس قلمی جہاد اور تاریخ زندہ رکھنے کے لئے ان کو طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

خادم مسلک رضا
ابو الفیض نورانی
خیبر پختونخوا

عرض مولف

اسے ضرور پڑھیں

سب سے پہلے میں ان تمام علماء، مشائخ اور تمام مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی رہنمائی حوصلہ افزائی کی وجہ سے ''شہدائے سوات'' ایک کامیاب کتاب بنی۔ مگر ابھی کام پورا نہیں ہوا ہے۔ ابھی پورا پاکستان باقی ہے اور پاکستان میں مساجد اور مزارات اولیاء کی بے حرمتی ایک معمول بن چکا ہے۔ اس کا اصل مقصد پوری دنیا میں مزارات دشمنی پیدا کر کے با آسانی روضہ رسول ﷺ کی بے حرمتی کی سازش کو پورا کرنا ہے جس میں بدمذہبوں کو خاطر خواہ کامیابی مل چکی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ خارجی مذہب کے پیروکاروں کو اب تک کسی قسم کی کوئی خاص مزاحمت کا سامنا نہیں ہوا ہے اور یہ ہوا صرف اس لئے ہے کہ آج ہم اپنا کام بھول چکے ہیں۔ ہم نے اپنی تلواریں بیچ کر مفاہمت کا میڈل اپنی گردنوں میں لٹکا لیا ہے۔ وقتاً فوقتاً انفرادی کوششیں بھی کی جاتی ہیں تو مفاد پرستوں کی جانب سے اتنی تنقید کی جاتی ہے کہ وہ شخص تنہا رہ جاتا ہے اور بالآخر شہید ہو جاتا ہے اور پھر یہی مفاد پرست ٹولہ اس کی شہادت پر افسوس کرتا ہے۔ آج مسلک اہلسنت میں کوئی ایسا رہنما نظر نہیں آتا جو ان فتنوں کو لگام دے۔ کوئی تیار نہیں کہ اس کام کی ذمہ داری لے۔ ہر طرف گستاخان رسول ﷺ سے امن اور مفاہمت کی باتیں نظر آتی ہیں۔ ذمہ داری تو در کنار اگر کوئی کر بھی لے تو پھر سے اسکی مخالفت کیلئے جمع ہو جاتے ہیں۔ اول تو جہاد کے کام کو پسند ہی نہیں کیا جاتا اور جب کر لیا تو مدد کرنا تو در کنار اکثر کی جانب سے مختلف تحفے عطا کیے گئے، جیسا کہ میاں جو کتاب ''شہدائے سوات'' آپ نے تیار کی ہے، یہ بہت مہنگی ہے تو بھائیو! اس کتاب کی تیاری میں اہلسنت کے وسائل یافتہ افراد کی جانب سے کسی قسم کی کوئی مدد نہیں لی گئی۔ 90 ہزار سے زیادہ میرے ذاتی اخراجات ہوئے اور اس کے علاوہ کچھ مدد میرے رفقاء نے کی۔ اس کے علاوہ میری ٹیم جو سوات کے ایک ایک مزار پر گئی، ایک ایک شہید کے گھر جا کر معلومات اکٹھی کیں، اس کا حساب نہیں ہے۔ اس کے علاوہ 1000 کتابیں علماء

اور [illegible] عوام میں مفت تقسیم کی گئیں۔ نشر و اشاعت کا تیز ترین ذریعہ TCS کو استعمال کیا گیا۔ پورے پاکستان کے مختلف علاقوں میں کتابیں بھیجی گئیں جہاں کئی مقامات سے کسی قسم کی قیمت نہیں لی گئی اور کہہ دیا گیا کہ اس سے حاصل ہونے والی رقم کسی شہید کے گھر پر دے دی جائے یا کسی مدرسہ میں دے دی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ کچھ افراد ایسے بھی نکلے جو کتابوں کی رقم لے کر ایسے غائب ہوئے جن کا کچھ پتا ہی نہیں۔ یہ جو مزارات کی فہرست مرتب کی گئی ہے اس میں تین لاکھ روپے سے زیادہ میرے ذاتی اخراجات ہوئے ہیں، اور 40 ہزار میری ٹیم نے مجھے دیئے تو میرے بھائیو آپ فیصلہ کریں کہ میں قیمت کیسے کم رکھتا؟ میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے کام کی تعریف میری شہادت کے بعد ہوگی مگر خدارا! میری شہادت کے بعد میری تعریفیں کرنے سے بہتر ہے کہ میری زندگی میں اپنے اندر جذبہ جہاد بیدار کر لیں۔

جب بات خدا کی طرف سے مسلک اہلسنت کی خدمت کے لئے نوازے جانے والے افراد کی ہو تو وہاں میں نے مالی طور پر مستحکم ایک صاحب سے رابطہ کیا کہ حضرت میں اپنی اوقات سے بڑھ کر خیبر پختونخوا 300 کتابیں بھیج رہا ہوں، اگر آپ کی کچھ مدد شامل ہو جائے تو میں زیادہ تعداد میں کتابیں کم قیمت پر وہاں بھیج سکتا ہوں تو جواب میں نا ہو گیا اور کہا گیا کہ آپ کو پیسے نہیں دے سکتے۔ آپ ہم سے جھنڈے لے لو۔ میں نے شکریہ ادا کر کے فون بند کر دیا۔ اور افسوس کیا کہ جہاں جھنڈے لگانے والوں کو لٹکایا جا رہا ہو، وہاں جھنڈا لگانے کا کیا فائدہ؟ اس طرح کئی جگہ در در کی ٹھوکریں کھائیں، جن میں جذبہ تھا، وسائل نہ تھے اور جن کے پاس وسائل تھے، ان میں جذبہ نہ تھا۔ ان سب مسائل کے باوجود میں اور میری ٹیم مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ٹیم کو استقامت عطا فرمائے۔

اس مقصد میں پہلے دن سے جہاں مجھ پر نعمتوں کی بارش ہو رہی ہے، وہیں کئی امتحانوں کا بھی مجھے سامنا کرنا پڑا۔ شدید مالی بحران کے باوجود جب قدم بڑھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ غیب سے ہماری مدد فرماتا ہے۔ کام کی ابتداء میں تو کئی جگہ سے دھکے دے کر نکال دیا گیا۔ کہیں کتاب کو ہاتھ میں لینے سے انکار کر دیا گیا۔ ملازمت میں سختی ہو گئی۔ کئی جگہ سفر کرنا پڑا، جس میں میرے ساتھیوں نے شانہ

بشانہ میرا ساتھ دیا۔ کئی مزارات کی تحقیق میں مدد کی۔ کئی شہداء کے وارثین سے میرا رابطہ کرایا جن میں اکابر اہلسنت میں حضرت جمیل احمد نعیمی دامت برکاتہم العالیہ کی شفقت و رہنمائی کا ذکر نہ کرنا شاید بہت بڑی گستاخی ہو۔ اس کے علاوہ میرے محسن اور رہنما سپہ سالار اہلسنت مولانا محمد طفیل رضوی مدظلہ العالی، محقق اہلسنت ابوالحسان دامت برکاتہم العالیہ قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ سالار خیبر پختونخوا ابوالفیض نورانی اور سالار پنجاب خطیب اول مجاہدین اہلسنت حضرت مولانا ابوالحسن دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر ساتھیوں کی مدد و رہنمائی کے بغیر یہاں تک پہنچنا ناممکن تھا۔

الحمدللہ! ہم نے اب تک اپنے پاس موجود تمام تر وسائل کو دین اسلام کی سربلندی کے لئے خرچ کئے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ لیکن اس کام میں دشمن صرف خوارج نہ تھے۔ شیطان نے بھی اپنا وار کر ڈالا۔ اور پولیس کی وردی میں آ کر مجھ پر حملہ کر ڈالا۔ شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ میرا کیمرہ چھین لیا کہ میں نجدیوں کی قبور کی تصاویر نہ بنا سکوں اور منظر عام پر لا کر انہیں آئینہ نہ دکھا سکوں۔ میرا موبائل چھین لیا کہ میں اپنی ٹیم اور شہداء کے وارثین سے رابطے میں نہ رہ سکوں۔ پھر جیل بھجوا دیا گیا کہ میرا عزم و حوصلہ پست کر دیا جائے۔ مگر ان حملوں سے میرے عزم و حوصلہ میں کوئی فرق نہیں آیا۔ تادم تحریر میں اب بھی عدالتوں کے چکر کاٹ رہا ہوں۔ لیکن اپنے کام سے پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ میں سنی ہوں اور سنی بزدل نہیں ہو سکتا اور جو بزدل ہے، وہ سنی نہیں ہو سکتا۔ (یاد رہے کہ میں پولیس کے محکمہ کا مخالف نہیں ہوں اور پولیس کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں مگر شیطان ہر جگہ ہو سکتا ہے) آپ تمام قارئین سے معلوماتی مدد مانگنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اب تک کی اپنی کوشش آپ کے سامنے رکھوں اور آپ کے پاس سے مزید معلومات لے کر دین کی مزید بہتر خدمت کر سکوں۔ ہم مل کر دور حاضر کی اہم ضرورت پر کام کریں گے تو ان شاء اللہ بڑی کامیابی ضرور حاصل ہو گی۔

یاد رکھیں! آج مسلک اہلسنت کے منتظم لوگوں کے پاس بھرے پیٹ والوں کے لئے لنگروں میں دینے کے لئے بہت پیسہ ہے۔ محفل نعت میں وظیفہ خور نعت خوانوں کو دینے کے لئے بہت پیسہ ہے، مگر جہاد اور انقلاب کے لئے ان لوگوں کے پاس کچھ نہیں ہے۔ یاد رہے کہ ہم لنگر اور محفل نعت کے ہرگز مخالف نہیں، مگر لنگر اگر شہیدوں اور مجاہدوں کے لئے ہو تو ہماری نظر میں اس کا حسن کچھ اور ہو۔ نعت خواں جو سرکار ﷺ کی خوشی کے لئے نہیں، اپنی آمدنی کے لئے نعتیں پڑھتے ہیں۔ اگر کسی شہید کے گھر والوں یا مجاہدوں کی مدد کے لئے خرچ کر دیں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ہماری نظر میں وظیفے کے لئے نعت پڑھنے والوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

یاد رکھیں! اگر آج ہم بیدار نہ ہوئے تو ہماری آنے والی نسلیں ان محافل کو ترسیں گی۔ پھر یہ لوگ جب اپنی زندگیوں کے لئے بھاگ رہے ہوں گے تو بولیں گے کہ اے کاش ہم نے جہاد پر توجہ دی ہوتی۔ مگر افسوس تباہی نظر آنے کے باوجود کوئی اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہماری اس بات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسلکِ حق اہلسنت و جماعت میں جہاد سے محبت کرنے والے افراد نہیں یا اس عنوان پر لکھنے والے علماء نہیں، یقیناً ہیں، جن میں سے کچھ سے ہمارا رابطہ بھی ہے اور کچھ ہماری سرپرستی بھی کر رہے ہیں، لیکن یہاں پھر وہی بات آتی ہے کہ جن کے پاس جذبہ ہے، ان کے پاس وسائل نہیں اور جن کے پاس وسائل ہیں ان کے پاس جذبہ نہیں۔

بہر حال! ہم نے اپنے حصے کے چراغ جلانا شروع کر دیے ہیں۔ پہلا چراغ کتاب ''شہدائے سوات'' اور دوسرا چراغ کتاب ''مقامات مقدسہ اور دشمنان اسلام'' ہے۔ یہ کتاب بھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ لیکن ہر بار مکمل کرنے کے بعد جب دیکھتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ ابھی بہت کچھ باقی ہے۔ جس کو محدود ٹیم، محدود وسائل اور محدود وقت کی وجہ سے ہم پورا نہیں کر پا رہے۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب ہم خواص و عوام سے معلوماتی مدد طلب کریں گے۔ اس سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ ہماری محنت کا کچھ حصہ عوام تک پہنچ جائے گا۔ دوسرا ایسے افراد سے رابطہ ہو جائے گا جن کے پاس اس موضوع سے متعلق اور معلومات ہیں اور اس طرح شاید ہم دین کی زیادہ بہتر خدمت کر سکیں۔ اگر آپ کے پاس ایک لفظ کی بھی معلومات ہوں تو برائے مہربانی یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ ہم تک پہنچائیں۔

آپ کے معلوماتی تعاون کے طلب گار

ابن حسن قند هاری و رفقاء

مزار کی تعمیر پر دلیل مانگنے والے بتائیں کیا یہ سب مشرک تھے؟

تعمیر روضہ رسول ﷺ اور چند بنیادی معلومات

حضرت عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ جب نبی پاک ﷺ پر بیماری زیادہ ہوئی تو اس روز نبی پاک ﷺ کہاں تھے اور اس سے پہلے کہاں تھے؟ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ کا جس دن وصال ہوا، اس روز آپ ﷺ میرے پہلو اور میرے سینہ کے درمیان تھے اور وَدُفِنَ فِی بَیْتِی اور آپ کو میرے حجرے میں دفن کیا گیا۔

(بخاری ص329، رقم الحدیث1389، کتاب الجنائز، ناشر، دار الفکر بیروت، لبنان)

غرض یہ کہ حضور سید عالم ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دفن کیا گیا۔ اگر یہ ناجائز تھا۔ تو پہلے صحابہ کرام علیہم الرضوان حجرے کو گرا دیتے پھر دفن کرتے۔ پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کے گرد کچی اینٹوں کی گول دیوار کھنچوادی تھی۔ پھر ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں سیدنا عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام کی موجودگی میں اس عمارت کو نہایت مضبوط بنوایا اور اس میں پتھر لگوائے

(خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفیٰ دسویں فصل فیما یتعلق بالحجرہ المدینۃ، ص۱۹۲/ سعید الحق ۵۹۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام مسلمانوں کی ماں حضور علیہ السلام کے روضہ انور کی منتظمہ تھیں اور چابی بھی ان کے پاس ہوتی تھی۔ جب صحابہ کرام کو زیارت کرنی ہوتی تو ان ہی سے کھلوا کر زیارت کرتے اور دعائیں کرتے۔ آج تک روضہ رسول ﷺ پر مجاور رہتے ہیں کسی نے انکو ناجائز نہ کہا۔

۲۔ وصال سے قبل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میرے جنازے کو رسول پاک ﷺ کے روضۂ انور کے سامنے لاکر رکھ دینا اور السلام علیک یارسول اللہ کہہ کر عرض کرنا یارسول اللہ ﷺ! ابوبکر آستانۂ عالیہ پر حاضر ہے۔ اگر دروازہ خود بخود کھل جائے تو اندر لے جانا ورنہ جنت البقیع میں دفن کر دینا۔ جنازۂ مبارکہ کو حسب وصیت جب روضۂ اقدس کے سامنے رکھا گیا اور عرض کیا گیا "السلام علیک یارسول اللہ! ابوبکر حاضر ہے۔ یہ عرض کرتے ہی دروازے کا تالا خود بخود کھل گیا اور آواز آنے لگی "ادخلوا الحبیب الی الحبیب فان الحبیب الی الحبیب مشتاق "یعنی محبوب کو محبوب سے ملادو کہ محبوب کو محبوب کا اشتیاق ہے (تفسیر کبیر جلد 10، ص 67، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

(تاریخ دمشق ابن عساکر)

۳۔ بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز باب ما جاء فی قبر النبی وابی بکر وعمر میں ہے کہ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولید ابن عبدالملک کے زمانے میں روضۂ رسول ﷺ کی ایک دیوار گر گئی تو اخذو فی بنائہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اس دیوار کے بنانے میں مشغول ہو گئے۔ (بخاری ص329، رقم الحدیث1388، کتاب الجنائز، ناشر دار الفکر بیروت، لبنان)

ان عبارات سے یہ معلوم ہوا کہ روضہ مبارک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بنوایا تھا اگر کوئی کہے کہ یہ تو حضور ﷺ کی خصوصیت ہے تو کہا جائے گا کہ اس روضہ میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی دفن ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دفن ہوں گے۔ لہذا یہ خصوصیت نہ رہی۔

۴۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب میں شیخ عبدالحق فرماتے ہیں کہ ۵۵۰ھ میں جمال الدین اصفہانی نے علماء کرام کی موجودگی میں صندل کی لکڑی کی جالی اس دیوار کے آس پاس بنوائی اور ۵۸۰ھ میں بعض عیسائی عابدوں کی شکل میں مدینہ منورہ آئے اور سرکار مدینہ ﷺ کی

جسد اطہر کو قبر انور سے نکالنا چاہا۔ حضور ﷺ نے تین بار بادشاہ کو خواب میں فرمایا۔ لہذا بادشاہ نے ان کو قتل کروادیا اور روضہ کے پاس پانی تک کھود کر سیسہ لگا کر اس کو بھر دیا پھر ۶۷۸ھ میں سلطان قلاؤن صالحی نے یہ گنبد سبز جواب تک موجود ہے بنوایا۔

۵۔ حضور ﷺ ہر سال شہدائے احد کی قبور پر تشریف لے جاتے تھے اور انھیں سلام کرتے تھے۔ اور چاروں خلفائے راشدین بھی شہدائے احد کی قبور کی زیارت کرتے تھے اور انھیں سلام کرتے تھے۔ (بحوالہ: رواہ بیہقی از شرح الصدور ص 87)

۶۔ صحابی رسول حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو ان کے جنازے کو لایا گیا پھر انکو دفن کیا گیا تو اس موقع پر حضور سرور کونین ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ پتھر لیکر آئے تو وہ پتھر نہ اٹھا سکا۔ پس حضور ﷺ خود تشریف لے گئے آستینیں چڑھائیں پھر اس پتھر کو اٹھایا اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے سر کی طرف رکھا اور فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو یہ اس لئے نصب کر رہا ہوں کہ اس کے ذریعہ میں اپنے بھائی کی قبر کو پہچانوں گا اور میرے خاندان میں سے جو بھی شخص وفات پائے گا میں اس کو اس کے قریب دفن کروں گا۔

(ابوداؤد شریف جلد دوئم ص 101، مکتبہ حقانیہ ٹی بی اسپتال روڈ، ملتان)

یاد رہے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ پہلے مہاجر صحابی تھے، جن کی بعد ہجرت کے بعد سب سے پہلے وصال ہوا۔

۷۔ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم جنھوں نے قبور پر قبہ یا گنبد بنوایا۔

۸۔ زوجہ حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کی قبر پر قبہ بنوایا۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب الجرید علی القبر ج ا ص ۲۲۶ مطبوعہ ابن کثیر بیروت)

۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی قبر پر قبہ بنوایا

۱۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی قبر پر قبہ بنوایا۔

۱۱۔ حضرت محمد ابن حنفیہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی قبر پر گنبد بنوایا۔

(سعید الحق، فی تخریج جاء الحق، ناشر مکتبہ غوثیہ کراچی)

۱۲۔ وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن کی حسرت تھی کہ حضور ﷺ کے روضہ مبارک کی چاردیواری میں دفن ہوں۔

نمبر۱۔ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان۔

نمبر۲۔ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

نمبر۳۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نمبر۴۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نمبر۵۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ۔

سوال۔ کیا ان کی یہ حسرت گناہ یا بدعت تھی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بعد از وصال کرامت

روزنامہ نوائے وقت لاہور

چودہ سو برس بعد
حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب
کا جسد مبارک قبر سے
صحیح حالت میں برآمد ہوا
سات صحابہ کرام کے جسد مبارک
بھی اصل حالت میں تھے



عراق میں صحابہ کرام حضرت حذیفہ اور سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہم کے
اجسام مبارک کا صحیح وسلامت نکلنا کیا بد مذہبوں کے لئے دلیل نہیں

مزارات پر حملے کرنے والے دراصل
کسی کے پیروکار ہیں، فیصلہ آپ خود کریں......

روزنامہ ایکسپریس کراچی

نابلس میں یہودیوں کا حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار پر دھاوا

سیکڑوں آبادکاروں نے اس مقدس مقام کی بے حرمتی کی، مزار کو جزوی نقصان پہنچا

1600 انتہا پسند یہودیوں نے تلمودی تعلیمات کے مطابق مذہبی رسوم ادا کیں

کیا یہ قبر مزارات صحابہ سے افضل تھی جس کی مسماری پر اتنی تکلیف ہوئی، آج تک مزارات پر ہونے والے حملوں پر ایسی تکلیف کیوں نہیں ہوئی؟

روزنامہ اسلام کراچی

جلد 6 شمارہ 2023 ... 27 ... 1427ھ ... 19 ... 2006ء

جنوبی ہندوؤں نے حکیم الامت خانوادۂ تھانوی کی قبر مسمار کر دی

شرمناک واقعے کے خلاف حکومتی سطح پر بھارت سے احتجاج کیا جائے

حکومتی سطح پر سانحہ کی تحقیقات کرائی جائیں، مولانا سلیم اللہ خان

مولانا اشرف علی تھانوی کی قبر کی بے حرمتی ناقابل برداشت ہے

کیا یہ آثار قدیمہ، مزارات اہل بیت و صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہیں جو سعودی حکومت نے مسمار کر دیئے اور آثار قدیمہ کا نام دے کر ان کو تعمیر کرایا؟

تم وہ بہترین امت ہو جسے انسانوں (کی اصلاح) کے لئے میدان میں لایا گیا (القرآن)

Daily UMMAT Karachi.

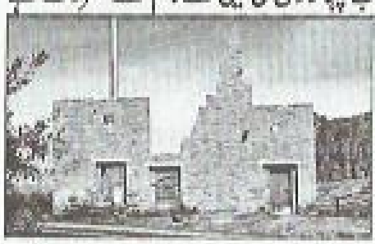
روزنامہ امت کراچی

MONDAY JANUARY 02, 2012 Regd S.S-944

جلد ۱۹، شمارہ ... ۷ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ، ۲ جنوری ۲۰۱۲ء — قیمت ۱۱ روپے

سعودی بستی علا میں 1 ہزار برس قدیم نشانیاں

عاد، ثمود، سبا اور بابل و روم کے آثار باقی ہیں۔ ماہرین۔ 675 مکانات کی گارے سے دوبارہ تعمیر ہوئی۔ بستی خوبصورتی کے سبب پہاڑوں کی بیٹی کے نام سے معروف ہے



سعودی عرب کی ہزاروں برس قدیم بستی علا میں عاد، ثمود، سبا اور اہل روم، بابل کے دور کے آثار پائے گئے ہیں۔ ایک ہزار برس پرانی نشانیاں آج بھی یہاں باقی ہیں۔ آثار قدیمہ کے ماہرین نے یہاں سے ملنے والی تحقیق سے یہ اندازہ لگایا ہے کہ اس بستی کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ قافلے یہاں سے گزرتے اور قیام کرتے رہتے ہیں۔ خصوصاً اسلامی لشکروں کے لیے شام کی فتوحات میں اس بستی کا اہم کردار رہا ہے۔ اپنی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت کے سبب تجارتی حیثیت کی حامل یہ بستی وادی قری میں واقع ہے، جو شمال کی جانب سے تبوک اور جنوب کی جانب سے مدینے سے ملتی ہے اور عربی شعر و شاعری میں سب سے زیادہ اس وادی کا ذکر ملتا ہے، کیونکہ اس کی خوبصورتی اور جغرافیائی اہمیت کے سبب یہ ماضی کے ساتھ شاعروں کی بھی دلچسپی کا مرکز رہی ہے۔ مدینہ اور تبوک کے درمیان واقع ہونے کے سبب شام کے لیے عرصے سے بطور راہ گزر استعمال ہوتی رہی ہے۔ کھدائی کے

[illegible]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبروں کو ڈھانے والو!
بت پرستوں کی یادگار کو آثارِ قدیمہ کا نام دیکر زندہ رکھنا کہاں کا اسلام ہے؟

روزنامہ امت کراچی ... جمعرات 19 اپریل 2012ء



جمعرات 19 اپریل 2012ء
روزنامہ امت کراچی

سعودی عرب میں قوم ثمود کی بستی کے آثار دریافت

جنوبی شہر جازان کے قریب جبل قہر سے حضرت صالح کی معجزاتی اونٹنی کے نکلنے کا مقام اور پہاڑ تراش کر بنائے گھروں سمیت انسانی باقیات بھی برآمد ہوئیں۔ ملنے والے آثار کا تذکرہ قرآن اور احادیث کی کتب میں موجود ہے



پہاڑ سے پھوٹنے والا قدیم چشمہ

[illegible]

علاقے میں بطور خاص دیکھے جاسکتے ہیں۔ پہاڑ کے اندر کئی مقبرے بھی ملے ہیں جن میں سے کچھ کے آثار اہم ہیں اور کچھ بہتر حالت میں ہیں۔ غاروں سے لکڑی کے کچھ ایسے اوزار بھی ملے ہیں جن کے استعمال کے بارے میں ماہرین کوئی درست اندازہ لگانے سے قاصر ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہاں موجود قبروں میں سے کئی تو غیر مسلموں کی معلوم ہوتی ہیں کیونکہ قبروں کے رُخ اور ان میں موجود مُردوں کے ڈھانچوں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں دفن کے موقع پر بیٹھنے کے انداز میں رکھا گیا ہے۔ تاریخی حوالوں سے معلوم ہوتا ہے مختلف قبیلوں کی اقوام میں بھی میت اسی انداز احترام سے دفن رکھا جاتا تھا۔ غاروں کی دیواروں پر سرخ رنگ سے مختلف اشیاء کی تصاویر کندہ کی گئی



ہیں۔ جن میں جنگلوں کے نشان کثرت سے نظر آتے ہیں۔ کچھ نشانیاں ایسی بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے باسی بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ العربیہ کی رپورٹ کے مطابق مشہور عرب ماہر آثار قدیمہ ابو عامر کا کہنا ہے کہ کئی تاریخی واقعات اور مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ جبل قمر وہ مقام ہے جہاں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم رہائش پذیر تھی اور وہ ٹیلہ اب بھی موجود ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس میں سے معجزاتی طور پر اونٹنی برآمد ہوئی تھی۔ اس ٹیلے کے ساتھ 9 غار ہیں، جو بہت خوبصورتی سے تراشے گئے ہیں۔ ایک غار کے اندر دو قبریں پائی گئی ہیں، جن کی ساخت اور بناوٹ دیگر قبروں سے بالکل مختلف ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ علاقہ کسی ایک قوم کا مسکن نہیں رہا ہے بلکہ یہ پہاڑی کئی تہذیبوں کا گہوارہ اور کئی اقوام کا ٹھکانہ رہا ہے۔ ان دو قبروں میں موجود انسانی باقیات سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کئی ہزار برس سے کم قدیم نہیں ہیں۔ ابو عامر سمیت ماہرین آثار قدیمہ کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق قوم ثمود نے اس علاقے کو اپنی مستقل رہائش کیلئے چنا تھا۔ یہ علاقہ اپنی مضبوط قدرتی ساخت، خوبصورت فطری مناظر، اچھی آب و ہوا اور بہترین محل وقوع کے سبب بہت سی اقوام کے لئے پرکشش رہا ہے۔ ان غاروں سے ماہرین کو 11 انسانی ڈھانچے بھی ملے ہیں جن میں سے 9 کی ہڈیاں بھربھری ہونے کی وجہ سے بکھر گئی ہیں جبکہ دو ڈھانچے پورے کے پورے بہتر ہیں، جو کافی حد تک درست حالت میں ہیں۔ ایک لاش کسی جوان لڑکے کی لگتی ہے۔ بعض ماہرین نے اسے "احمر" نامی اس لڑکے کی لاش قرار دیا ہے جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں۔ جبل قمر کے پیچھے پھیلی ہوئی ایک بڑی وادی ہے، جس کو "الزان" کا نام دیا جاتا ہے۔ وہاں بھی قدیم آثار کی بہت سی نشانیاں ملی ہیں۔ تاہم برسات میں پانی کے بہاؤ نے بہت سے آثار کو مٹا دیا ہے۔ جبکہ پہاڑوں کے درمیان موجود آثار زیادہ واضح ہیں کیونکہ یہ پانی سے محفوظ ہیں، جن کا باریکی سے جائزہ لینے کے بعد یہاں ایک پوری بستی کی موجودگی کی تصدیق ہوتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ابتداء میں اس علاقے کا نام "زعوان" رکھا گیا تھا تاہم اس کی وجہ یہی تھی کیونکہ پتھروں اور پہاڑ کی چوٹی تک رسائی کے دوران پیش آنے والی مشکلات کے سبب اس کا نام جبل قمر تجویز کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق اس پہاڑ کی چوٹی تک رسائی جان جوکھوں میں ڈالنے والا کام ہے۔ اب تک چند ہی لوگوں نے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے کی کوشش کی ہے ان میں سے بیشتر کو سخت قسم کی چوٹیں آئی ہیں جس کے بعد اس جگہ کی پراسراریت میں مزید اضافہ ہو گیا اور لوگ اسے جنات کا مسکن بھی قرار دینے لگے ہیں۔ البتہ سعودی حکومت کی جانب سے اجازت ملنے کے بعد غیر ملکی ماہرین آثار قدیمہ کی کئی ٹیمیں اس مشکل پہاڑی علاقے میں پہنچنے کی کوشش کر رہی ہیں جبکہ سیاح بھی اس علاقے میں کثرت سے آنے لگے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق جبل قمر سعودی عرب کے جنوب میں واقع ہے اور سعودی عرب کا واحد علاقہ ہے جہاں قدرتی آبشاریں بہتی ہیں اور زمین پر سبزہ بچھا ہوا ہے۔ سعودی حکومت نے اس کو 1371 ہجری میں (چالیس سال قبل) عوام کیلئے کھول دیا تھا۔ تاہم ماہرین آثار قدیمہ کو ایک برس قبل تحقیقات کی اجازت ملی تھی۔ جس کے بعد یہاں سے نئی تاریخی اشیاء کی دریافت کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ لیکن العربیہ کے مطابق پہاڑ کی چوٹی تک رسائی کے لئے باقاعدہ کوئی راستہ نہیں ہے۔ آثار حاصل کرنے والے ماہرین کو بیٹھنے کے لئے رکتے ہوئے اوپر چڑھنا پڑتا ہے۔ بھاری آلات اور ساز و سامان کے ساتھ یہاں کام کرنا کافی دشوار ہے۔ تاہم ماہرین کی توجہ اس سخت پہاڑی علاقے پر مرکوز ہیں اور یہاں سے مزید آثار کے دریافت ہونے کے امکانات موجود ہیں۔

☆☆☆☆☆

کفار کے آثار قدیمہ کی حفاظت کرنیوالے اسلام فروش بزرگان دین کی نشانیوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ کیا یہ اسلام کیلئے مخلص ہو سکتے ہیں؟



مالی جنگجوؤں نے عالمی ورثہ قرار دیئے گئے 3 مزار تباہ کر دیئے

نام نہاد مسلمانوں اور اسلام کے تحفظ کے دعویداروں نے بزرگوں کے مزارات شہید کر دیے

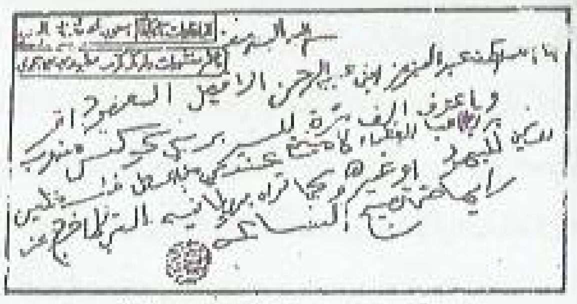


www.jang.com.pk
باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC پاکستان کا سب سے بڑا روزنامہ
THE DAILY JANG KARACHI
روزنامہ جنگ کراچی
MONDAY JULY 2, 2012.
بانی میر خلیل الرحمن
جلد 70 | پیر 11 شعبان المعظم 1433ھ 2 جولائی 2012ء | نمبر 183

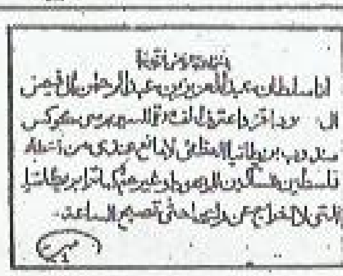
ٹمبکٹو: مسلح شدت پسندوں نے مزید 4 قدیم مزار تباہ کر دیے
صوفی بزرگوں کی 3 صدیاں پرانے مزارات شامل، مالی حکومت اور یونیسکو کا اظہار مذمت

ایک جانب مزارات کی تعمیر کو شرک کہہ کر اس کی آڑ میں مسلمانوں کو فیوضات و برکات حاصل کرنے سے روکنے کی سازش کی جا رہی ہے جبکہ دوسری جانب اپنے مائی باپ قوم عاد، ثمود، سبا اور بابل و روم کے آثار کو محفوظ رکھا جا رہا ہے۔ ایسا کیوں؟؟

نجدی مذہب اور موجودہ نجدی حکمرانوں کو اہل حق کہنے والے ہر قسم کی گستاخیاں کرنے والے بدمذہب بتائیں کہ کون سے نبی علیہ السلام یا کون سے صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنی بادشاہت کے لئے فلسطین (قبلہ اوّل) کا سودا کیا؟



انا السلطان عبد العزيز بن عبد الرحمن آل الفيصل آل سعود اقر واعترف الف مرة للسير برسي كوكس مندوب بريطانيا العظمى لا مانع عندي من اعطاء فلسطين للمساكين اليهود او غيرهم كما تراه بريطانيا التي لا اخرج عن رايها حتى تصيح الساعة



انا السلطان عبد العزيز بن عبد الرحمن آل الفيصل
آل سعود اقر واعترف الف مرة للسير برسي كوكس
مندوب بريطانيا العظمى لا مانع عندي من اعطاء
فلسطين للمساكين اليهود او غيرهم كما تراه بريطانيا
التي لا اخرج عن رايها حتى تصيح الساعة.

ترجمہ: یہود سے متعلق اپنے حسن نیت کو برطانوی جاسوسی ادارے کے سامنے پیش کرتے ہوئے جان فلبی کے حکم و ہدایت پر عبد العزیز السعود نے یہ تحریر دی تھی۔ العقیر مقالۃ الا حصار میں ۱۹۱۵ء میں جو کہ ایک سازشی میٹنگ ہوئی تھی اس کی یہ تحریری شہادت ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔ "میں سلطان عبد العزیز بن عبد الرحمن آل فیصل آل سعود برطانیہ عظمٰی کے مندوب سربراہی کوکس کے لئے ایک ہزار مرتبہ اس بات کا اعتراف و اقرار کرتا ہوں کہ فلسطین کو یہودیوں کے حوالہ کرنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے یا برطانیہ اس فلسطین کو جسے چاہے دے میں برطانیہ کی رائے سے صبح قیامت تک اختلاف و انحراف نہیں کر سکتا"

مسلمانو! یاد رکھو، عربی کی عزت کرنی چاہیے، بے ادبوں، گستاخوں اور بدمذہبوں کی عزت نہیں کرنی چاہیے

علماء، مشائخ عظام، طالب علم اور تمام ساتھیوں سے مندرجہ ذیل معلوماتی مدد درکار ہے

1......شام میں (المقابر الصوفیۃ) برامکۃ دمشق کے قبرستان کی تصاویر، اس کے درمیان سے قبور پر بنائی جانے والی سڑک کی تصویر، جامعہ دمشق کا جو حصہ صوفیہ کے قبرستان پر بنایا گیا ہے، اس کی تصویر اور مشفی التولید (میٹرنٹی ہوم) جو قبرستان پر بنایا گیا ہے، اس کی تصویر۔

2......اسپین میں جس قبرستان پر بل فائٹنگ کا میدان بنایا گیا اور ساتھ ہی مسجد کو ختم کر کے چرچ بنایا گیا ہے، وہاں کی تصویر

3......منکر مزارات ابن تیمیہ کا خاص شاگرد ابن قیم جس نے ابن تیمیہ کے مذہب کو پھیلایا۔ اس کی پکی قبر شام میں باب الصغیر قبرستان کی پچھلی دیوار کے باہر موجود ہے، اس کی تصویر۔

4......صومالیہ میں بدمذہب (وہابی) تنظیم الشباب کے ہاتھوں اب تک کتنے مزارات کی بے حرمتی ہو چکی ہے؟ اور ان سے جہاد کرنے والے مسلمانوں نے کس کس طرح بدلہ لیا۔

5......لیبیا میں سلفی (وہابیوں) کے ہاتھوں کتنی قبور کی بے حرمتی ہو چکی ہے۔ جس پر جامعۃ الازہر نے قبور کے تقدس پر فتویٰ دیا تھا (اردو ترجمہ موجود ہے) عربی فتویٰ بھی درکار ہے۔

6......مزارات اہل بیت کو ڈھانے والے سعودیہ عرب میں آثار قدیمہ کے نام پر عاد اور ثمود (یہود و نصاریٰ) کی بستیوں کو دوبارہ تعمیر کرنے کے حوالے سے مزید تفصیلات۔

7......فلسطین میں مساجد اور مزارات کی بے حرمتی کی لسٹ

8......کیا ایسے کسی معاہدے کی کوئی حقیقت ہے کہ ترک عاشق رسول ﷺ اور نجدیوں میں ایک معاہدہ ہوا کہ 100 سال تک مسجد نبوی کو شہید نہیں کیا جائے گا۔ اگر ہے تو اس کا حوالہ۔

9......عراق میں امریکی فوجیوں کے ٹینکوں میں بیٹھ کر آنے والے نجدیوں اور امریکیوں کے ہاتھ سے بے حرمتی کئے گئے مزارات کی لسٹ اور تصاویر۔

10......افغانستان میں ادارہ امر بالمعروف (نجدی پولیس) کے ہاتھوں مزارات کی بندش کی تفصیلات، پھر امریکی حملے میں مزارات کی بے حرمتی، اور نجدیوں کے زیر اثر صوبوں میں مزارات پر راکٹوں سے حملے کی تفصیلات۔

(یاد رہے کہ ابھی تک خالص تحریک طالبان افغانستان کی جانب سے مزارات کی بے حرمتی کے کوئی شواہد نہیں ملے ہیں، تحقیق کے بعد یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ یہ تحریک حق ہے یا باطل)

11......پاکستان میں بے حرمتی کئے جانے والے مزارات کی جو لسٹ ہم نے بنائی ہے، اس میں مزید اضافہ۔ ان مزارات کی تصاویر اور صاحب مزار کے بارے میں ایک پیراگراف اور حوالہ۔

12......قبور کھل جانے پر جسم درست حالت میں آنے کے حوالے سے اخباری تراشے

مسلمان بھائیو!

یاد رکھیں یہ کام آسان نہیں لیکن ان سب میں ایک لفظ کی معلومات دینے والے کو اپنی ٹیم کا حصہ سمجھا جائے گا۔ اور کل بروز قیامت اگر اللہ تعالیٰ نے ہماری اس خدمت کے بدلے ہمیں بخش دیا تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے اور قدرت و وسائل رکھنے والے افراد اس جہان فانی میں تو سستی اور بہانے تلاش کر لیں گے مگر قیامت کے روز ہم ان لوگوں کو پکڑ پکڑ کر حضور ﷺ کے پاس لے جائیں گے اور بتائیں گے کہ جب ہم آپ ﷺ کی آرام گاہ کی حفاظت کے لئے کوشاں تھے، اس وقت یہ بدمذہبوں کے ساتھ مصالحتی عمل کو آگے بڑھا رہے تھے۔ ان سے دوستی کی باتیں کر رہے تھے یا پھر بزدلوں کی طرح مختلف بہانے تلاش کر رہے تھے۔ اپنے فرائض کو بھول کر اپنے گھروں میں، پیر خانوں میں اور مدرسوں میں چھپ کر بیٹھ گئے تھے۔

اس فہرست میں اگر کوئی نام رہ گیا ہو تو آگاہ کریں اور زیادہ سے زیادہ مزارات کی تصاویر اور صاحب مزار کے عرس کے ایام ہم تک پہنچائیں

مسلمانوں کی نظر سے اوجھل شعائر اللہ جو آل یہود و نصاریٰ کی آنکھوں میں چبھتے تھے اور بغض اولیاء اللہ وقتی طور پر عشق اولیاء اللہ سے جیت گیا۔ یہ وہ مزارات ہیں جن کی کسی نہ کسی طرح بے حرمتی کی گئی۔

مزارات خیبر پختونخوا

۱۔ حضرت پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ — بونیر

(چادر کو فٹ بال بنا کر کھیلا گیا اور قبر شریف کو لاتیں ماری گئیں، واضح رہے کہ یہ خیبر پختونخوا کی سب سے بڑی اور مشہور زیارت ہے)

۲۔ حضرت حافظ محمد صدیق (المعروف بشونڑی بابا رحمۃ اللہ علیہ) — بونیر

(مزار شریف کو آگ لگائی گئی اور مزار کے اوپر کے حصے کو آگ لگانے کیلئے قرآن پاک زمین پر رکھ کر اوپر کھڑکیوں کو آگ لگائی گئی بعد ازاں یہ جرم کرنے والا (گلئی) پاک فوج کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچا)

۳۔ حضرت عبداللہ درانی المعروف باباجان علیہ الرحمہ — قادر نگر پیر بابا۔ بونیر

(خلیفہ قادر اولیاء رنگ پور انڈیا) (مزار کو جلایا گیا اور منتظم تہوار اسلام صاحب کو اغوا کے بعد شہید کر دیا گیا)۔

۴۔ حضرت ملا طاہر المعروف ملا طور بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ — ایلئی بونیر۔

قبر مبارک کی بے حرمتی کی گئی۔

۵۔ ... مبارک۔ — پارڑی۔

... مبارک تبرک کے طور پر رکھا گیا تھا اور دہشت گرد اس کی بے حرمتی کرتے ہوئے ساتھ لے گئے۔

۶۔ حضرت باچا بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ — پارڑی

حضرت باچا بابا علیہ الرحمہ کا مزار تبرکات کے بالکل آمنے سامنے ہے۔ دہشتگردی کے دوران مزار شریف کی بھی بے حرمتی کی گئی

۷۔ حضرت شہید شاہ یعقوب بابا رحمۃ اللہ علیہ — بحرین۔ سوات

(مزار شریف کو آگ لگائی گئی)۔

۸۔ حضرت داملی بابا رحمۃ اللہ علیہ — بحرین۔ سوات

(مزار شریف کو آگ لگائی گئی)۔

۹۔ حضرت پیر سمیع اللہ چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ۔ — مٹہ سوات۔

شہید کیا گیا پھر اس کے بعد قبر سے نکال کر چوک پر لٹکایا گیا۔ جسم نرم ہونے اور شہادت کی انگلی ہلنے کی کرامت دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے اور اطلاعات کے مطابق جسم مبارک کو بارود سے اڑا دیا۔ مزید آپ کی زوجہ محترمہ کی قبر کی بھی بے حرمتی کی گئی۔

۱۰۔ حضرت ننگورے بابا رحمۃ اللہ علیہ — تحصیل مٹہ۔ سوات

(مزار شریف پر دھماکہ کیا گیا)۔

۱۱۔ حضرت سید فرندہ بابا رحمۃ اللہ علیہ — زیارت سوینگلئی تحصیل کبل، سوات

طالبان کمانڈر ترابی (محمد عالم، رہائشی مدین) نے مسجد میں اعلان کیا کہ ان کا کوئی وارث ہے صرف ایک نے حامی بھری اس کے بعد اپنی تقریر کے دوران صاحب مزار کے خلاف بکواس کی اور مزار کے دروازے کھڑکیاں نکال لی اور گنبد شہید کر دیا، قبر کھود دی گئی اور برابر کر دی گئی۔

یاد رہے کہ اس عمل میں شامل زیادہ تر افراد مختلف واقعات میں اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں۔

۱۲۔ حضرت شام بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ سوات، کانجو ٹاؤن شپ۔

(ایک جھوٹی بات مشہور تھی کہ یہاں خزانہ ہے۔ اور نکالنے کی کوشش میں بے حرمتی کے دوران کرامت ظاہر ہوئی اور سب غائب ہو گئے)۔

۱۳۔ حضرت بابا عباس علمدار رحمۃ اللہ علیہ۔ ہنگو۔

(مزار شریف پر بم دھماکہ کیا گیا)

۱۴۔ حضرت باڑی بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ شموزئی۔

(بے حرمتی کی گئی)

۱۵۔ حضرت محمد اسماعیل المعروف بڈی بابا رحمۃ اللہ علیہ منگیال۔ سوات

(جھنڈے اور غلاف جلائے گئے، قبر مبارک پر چڑھ گئے، اس بے حرمتی میں شامل ایک شخص پاگل ہو گیا، 2 پاک فوج کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں اور باقی جیل میں ہیں)

۱۶۔ حضرت حاجی صاحب ترنگزئی رحمۃ اللہ علیہ غلنئی۔ مہمند ایجنسی

مزار سے متصل مسجد پر اسلحہ کے زور پر قبضہ کیا گیا مسجد کا نام تبدیل کر کے لال مسجد رکھا گیا۔ اور اس کے احاطہ میں جامعہ حفصہ کی بنیاد رکھنے کا اعلان کیا گیا۔

۱۷۔ حضرت لعل شاہ بابا (دیوانہ بابا) رحمۃ اللہ علیہ تور چھپر (درہ آدم خیل)

(لنگر پر پابندی لگا دی گئی)

۱۸۔ حضرت نرے بابا رحمۃ اللہ علیہ تیراہ کے پہاڑوں میں (وادئ تیراہ)

(مزار کو مسمار کیا گیا اور قبر شریف کھودی گئی)

۱۹۔ مزار شریف بلال مسجد اماندرہ بٹ خیلہ، سوات

(بے حرمتی کی گئی)

۲۰۔ حضرت غازی بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ مردان (محب باندہ)

(المعروف بلڈوزر بابا)۔ گورنمنٹ کی طرف سے مزار کے اوپر سے روڈ نکالنے کی کوشش کی گئی اور تمام بلڈوزر اسی وقت خراب ہو گئے۔ اور عرصہ دراز تک وہاں پڑے رہے۔

۲۱۔ مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل رحمۃ اللہ علیہ۔ ضلع و تحصیل مردان۔ کاٹلنگ۔ لنڈی شاہ متہ

[illegible] کے مزار کی بے حرمتی کے دوران جھنڈے اتارے گئے چادر اتار دی گئی اور جب اگلے دن اس مزار کو مسمار کرنا تھا تو مسلمانوں نے چوکیاں بنا کر اس مزار کی حفاظت کی۔

۲۲۔ مفتی عبدالہادی قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ ضلع و تحصیل مردان کاٹلنگ۔ لنڈی شاہ متہ

آپ مفتی اعظم سرحد کے پوتے تھے۔ آپ کے مزار کو مکمل مسمار کر دیا گیا ہے۔

۲۳۔ حضرت ڈھیرے بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ رشکئی انٹرچینج مردان۔

(بے حرمتی کی گئی)

۲۴۔ حضرت تورڈھیر بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ تحصیل چھوٹا لاہور (صوابی)۔

(بے حرمتی کی گئی)

۲۵۔ حضرت میاں کریم بابا رحمۃ اللہ علیہ (کرنل شیر خان) صوابی

(مزار پر بم دھماکہ کیا گیا، الحمد للہ مزار محفوظ رہا، دروازے کو نقصان پہنچا)

۲۶۔ حضرت شاہ ابراہیم قندوزی رحمۃ اللہ علیہ۔ کوہاٹ۔

(بم دھماکہ ہوا۔)

۲۷۔زیارت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ ملک دین خیل باڑہ۔

(جناب شہید سید صلاح الدین شاہ صاحب اور دیگر مسلمانوں کو بے دردی سے شہید کر[کے] کے بعد ان کے والدین کی قبور کی بے حرمتی کی گئی۔

۲۸۔حضرت شیخ اثر بابا رحمۃ اللہ علیہ باڑہ، شیخان پشاور۔

(بم دھماکہ کیا گیا)۔

۲۹۔حضرت پیر طریقت صوفی گندل رحمۃ اللہ علیہ منڈی کس باڑہ محلہ مرشد آباد

(حضرت کے مزار سمیت دیگر مزارات کو مسمار کر دیا گیا)

۳۰۔حضرت بہادر بابا والد کاکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نوشہرہ۔

(راکٹ لانچر سے حملہ کیا گیا)

۳۱۔حضرت نورالدین بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ نوشہرہ۔

(بم دھماکہ کیا گیا)

۳۲۔حضرت سید عبدالوہاب المعروف اخوند پنجو بابا علیہ الرحمہ اکبر پورہ پشاور/نوشہرہ۔

(بم قرآن پاک کی الماری میں رکھا گیا۔نماز کے بعد لنگر کے وقت دھماکہ کیا گیا)

۳۳۔حضرت شبنم ولی رحمۃ اللہ علیہ خیبر ایجنسی۔پشاور

(بے حرمتی کی گئی)

۳۴۔جناب امیر حمزہ شنواری صاحب خیبر ایجنسی سب ڈویژن لنڈی کوتل۔پشاور

(دو بار بم دھماکہ کیا گیا)

(آپ پشتون شاعر تھے شریعت یا طریقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔تحقیق کے بعد فیصلہ ہوگا کہ آپ کا نام فہرست میں رکھا جائے یا نہیں)

۳۵۔حضرت شہید غازی بابا رحمۃ اللہ علیہ خیبر ایجنسی۔پشاور

(مزار کی بے حرمتی)

۳۶۔حضرت عبدالرحمٰن بابا رحمۃ اللہ علیہ پشاور

(رات کی تاریکی میں مزار کے ستونوں اور قبر شریف کے تعویذ پر بم نصب کر کے اڑا دیا گیا)

۳۷۔حضرت اصحاب بابا رحمۃ اللہ علیہ چارسدہ روڈ پشاور۔ پجگی روڈ ملحق اصحاب بابا

(بے حرمتی کی گئی)

۳۸۔حضرت جنید پشاوری بابا رحمۃ اللہ علیہ پشاور

(مسلمانوں کا اور نام نہاد تبلیغیوں کا جھگڑا ہوا جس میں مزار شریف کو نقصان پہنچا)۔

۳۹۔حضرت اخون درویزہ بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ ہزار خوانی پشاور۔

(آگ لگائی گئی)۔

۴۰۔حضرت میاں عمر چمکنی بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ چمکنی پشاور۔

(دھماکہ کیا گیا)

۴۱۔حضرت زیارت پھندو بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ انقلاب چوک پھندو روڈ پشاور

(دھماکہ کیا گیا)

۴۲۔حضرت حاجی عبدالشکور ملنگ بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ ہدایت آباد جی ٹی روڈ پشاور

(بارود سے بھری گاڑی جو پھٹ نہ سکی پکڑی گئی) اس کے علاوہ عرس کی تقریب روک کر املاک کو آگ لگائی گئی۔ایک اور واقعہ میں خادموں کو باندھ کر بم دھماکہ کیا گیا۔

۴۳۔حضرت اخون سالاک رحمۃ اللہ علیہ۔ علاقہ بڈھ بیر پشاور۔

(بے حرمتی کی گئی)

۴۴۔حضرت زیارت ملنگ بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ محمدی پشاور۔

(فائرنگ کا واقع ہوا جس میں چار خدمت گار شہید ہوئے)

۴۵۔حضرت غازی بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ سیفن چوک بڈھ بیر۔پشاور

(دھماکہ ہوا)۔اس کے علاوہ چار ملنگوں کو شہید کیا گیا۔

۴۶۔حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخان باڑہ پشاور

راکٹ حملہ ہوا، بم دھماکہ کیا گیا، مزار شریف جلایا گیا، ایک اور واقعہ میں پھر راکٹوں سے حملہ ہوا۔

۴۷۔حضرت مومن گگروی رحمۃ اللہ علیہ۔ ماشوگگر بڈھ بیر پشاور

مزار کے ساتھ برآمدوں کو آگ لگائی گئی۔

۴۸۔مزار پنج پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ ہزار خوانی پشاور

(نامعلوم مقام سے میزائل داغا گیا، الحمد للہ مزارات بچ گئے۔کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، اور حال ہی میں مزار کے قریب بم دھماکہ ہوا جس میں دو بچے شہید اور تین زخمی ہوئے۔)

۴۹۔حضرت صوفی گل بابا رحمۃ اللہ علیہ خیبر ایجنسی۔

صاحبزادہ نور الحق قادری کے اجداد میں سے ایک بزرگ گل بابا کے مزار پر بم دھماکہ اسکے علاوہ ایک اور واقع میں آپکے چچا عبد العلیم علیہ الرحمہ، بھائی علامہ ہمایوں اور بھتیجے علامہ نور الدین، بہنوئی باچا صاحب کی قبر پر دھماکہ کیا گیا۔ ایک اور واقعہ میں وہاں کے خدمت گار نیاز امین اور عظیم کو شہید کر دیا گیا۔شہید عظیم کے والد اس غم کو برداشت نہ کر سکے اور فالج کا شکار ہو گئے۔

۵۰۔۔۔۔۔۔صحابی رضی اللہ عنہ ڈیرہ اسماعیل خان۔تحصیل پہاڑپور

(آٹھ سے دس سال قبل چند بدمذہبوں نے قبر مبارک کی مٹی ہٹا کر دیوار پر یہ لکھ دیا کہ اس میں جو کچھ تھا ہم لے گئے ہیں۔)

۵۱۔حضرت میاں احمد المعروف میاں رمدی رحمۃ اللہ علیہ۔ڈیرہ اسماعیل خان

(چاردیواری توڑی گئی)

۵۲۔حضرت سید لعل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ کلی شی

(مزار شریف کے جنگلے توڑ کر بے حرمتی کی گئی)

۵۳۔حضرت مولانا غنی بابا گورگورائی۔ مہمند ایجنسی

(دربار شریف اور مزار کو مسمار کر دیا گیا تھا)

۵۴۔حضرت براق بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ جنوبی وزیرستان

(مزار پر زائرین کا جانا بند کر دیا گیا تھا۔اور طالبان ٹریننگ سینٹر بنا دیا گیا تھا)

۵۵۔حضرت شیخ زیارت رحمۃ اللہ علیہ۔ جنوبی وزیرستان

(دربار شریف کو بند کر کے مزار شریف کو تالا لگا دیا گیا)

۵۶۔زیارت پیال شریف رحمۃ اللہ علیہ۔ چھتر پلین ہزارہ، ضلع مانسہرہ

(سلاکیت سے جلا دیا گیا)

۵۷۔حضرت سید مظفر شاہ صاحب المعروف سفیدیاں والا رحمۃ اللہ علیہ۔

عباس بانڈہ مانسہرہ اوگی

جھوٹی بات بول کر کہ یہاں خزانہ موجود ہے۔کھدائی کی کوشش کی گئی۔اور اہل محلہ کے بقول نہ صرف ناکامی ہوئی بلکہ سامان موجود تھا اور لوگوں کا کچھ پتہ نہ چلا

۵۸۔حضرت جانشاہ علی شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ ضلع مانسہرہ، جنگلی بازار، گے اوگی

جھوٹی بات بول کر کہ یہاں خزانہ موجود ہے۔کھدائی کی کوشش کی گئی۔

مگر الحمد للہ بدمذہب ناکام ہوئے۔

۵۹۔حضرت سید عمران الدین الجیلانی اٹک، شمس آباد

ولد سید نظام الدین جیلانی علیہ الرحمہ المعروف میاں بابا سرکار

(یہ مزار اور پاس والی مسجد صاحب مزار نے خود تعمیر کرایا تھا، مسجد پر بدمذہب قابض ہیں اور ایک رات نامعلوم افراد نے مزار شریف کو آگ لگادی گئی، مزار شریف دوبارہ تعمیر کرایا جا رہا ہے مگر چونکہ علاقے کی اکثریت کو بدمذہب اپنے ساتھ ملا کر گمراہ کر چکے ہیں۔اس لئے مزار کی سلامتی کا مستقبل خطرے میں ہے)

☆☆☆

صوبہ پنجاب میں مزارات جن کی بے حرمتی ہو چکی ہے

۱۔حضرت بری امام رحمۃ اللہ علیہ۔ پنجاب۔

(بم دھماکہ کیا گیا)۔

۲۔پیر امانت شاہ صاحب (بری امام کے بھائی) پنجاب

خارجی مذہب کے پیروکار اعظم طارق کے جنازے میں اس کے پیروکاروں نے پیر امانت شاہ صاحب سمیت چار مزارات کو نذر آتش کیا جن میں والد امام بری حضرت سخی محمود بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید شاہ جہاں رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

۳۔حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ۔ لاہور۔

ماضی میں ایک بار جلانے کی کوشش کی گئی اور کرنے والا پکڑا گیا۔حال ہی میں دو خودکش دھماکے کیے گئے۔

۴۔حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ۔ پاک پتن۔

(بم دھماکہ کیا گیا)۔

۵۔حضرت بابا بھولے شاہ المعروف بوعلی شاہ۔ حافظ آباد

(1998 میں ملنگوں کو مارا پیٹا گیا لنگر کا سامان چھین کر فروخت کر دیا گیا) گاؤں لدھے والا وڑائچ

۶۔حضرت سید پیر بہادر علی شاہ المعروف قدماں والی سرکار۔عالم شہاب روڈ سیالکوٹ۔

(مزار کو شہید کیا گیا احتجاج پر دوبارہ تعمیر کرایا گیا)۔

۷۔حضرت خاکی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ لاہور۔

(بم دھماکہ کیا گیا)۔

۸۔حضرت عبدالرحیم بخش چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔ پنجاب۔

(مزار کو شہید کر دیا گیا تھا احتجاج پر دوبارہ تعمیر کیا گیا)۔

۹۔حضرت بابا حیدر سائیں رحمۃ اللہ علیہ لاہور۔

(بم دھماکہ ہوا)۔

۱۰۔حضرت محمود شاہ بخاری المعروف تکیہ لالو شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔لاری اڈا بادامی باغ لاہور

(مسلح دہشت گردوں نے مزار پر قبضہ کیا اوقاف سے رجسٹرڈ ہونے کے باوجود طلباء کو بھی حاضری کی اجازت نہیں ہے۔اور مزار میں موجود دیگر تین سے چار قبور کو مسمار کیا جا چکا ہے)۔

۱۱۔حضرت طالب حسین عباسی رحمۃ اللہ علیہ۔ گلشن دادن نزد پنڈی کرکٹ گراؤنڈ

(اس کے ساتھ ہی مزار مخالف مکتبہ فکر کی مسجد ہے۔جس نے مختلف طریقوں سے صاحب مزار کو بدنام کیا ہوا ہے۔اور بغض کا یہ عالم کہ مزار کے چاروں اطراف میں بیت الخلاء بنائے گئے۔روڈ کی توسیع کی وجہ سے یہ مزار پھر سڑک پر نظر آنے لگا۔لیکن بدمذہبوں نے پھر اس کو بند کیا ہوا ہے۔

۱۲۔دو گمنام مزارات۔ پنڈی کینٹ ملٹری ایریا

(درخواست۔سڑک کی توسیع کے دوران دو معتبر قبور کو مسمار کر کے ان پر سے سڑک نکال دی گئی تھی۔پاک فوج سے صرف اتنی گزارش ہے کہ خود اپنا احتساب کریں۔کہ وہ فوج جس سے دشمن کی ٹانگیں کانپتی تھی۔آج اپنے ہی گھروں میں محفوظ نہیں ہیں۔اسکی وجہ کیا ہے)

۱۳۔ حضرت صابر شاہ ولی شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ لاہور بادشاہی مسجد کے پیچھے

(چند سال قبل مزار شریف کو جلا دیا گیا تھا)

۱۴۔ مجاہد تحریک ختم نبوت و تحریک نظام مصطفیٰ حضرت علامہ الحاج قاری محمد طیب سیالوی

(عیدگاہ پر قبضہ کرنے کیلئے چند بدمذہبوں نے بے حرمتی کی) سنی رضوی عیدگاہ، گوجرہ روڈ، جھنگ

۱۵۔ حضرت چاندی پیر رحمۃ اللہ علیہ۔ بہاول پور، کراچی موڑ

(دوبار مسمار کرنے کی کوشش کی گئی۔)

یاد رہے کہ ساتھ ہی ایک کالعدم تنظیم کا معسکر نما مرکز ہے اور مزار کی تعمیر کے وقت دھمکیاں دی گئی تھیں۔

۱۶۔ قبرستان ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

(تقریباً پانچ سال قبل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے گاؤں 255 مدھ پور کے قبرستان کو رات کی تاریکی میں مکمل مسمار کر دیا گیا۔ لیکن کرنے والے پکڑے گئے۔ اور گاؤں سے نکال دیئے گئے

۱۷۔ حضرت سخی سلطان سرور رحمۃ اللہ علیہ۔ ڈیرہ غازی خان۔

(عرس کی تقریب میں خودکش حملہ کیا گیا۔)

۱۸۔ حضرت سخی سعید حسن شاہ (گلاب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

گنج بخش روڈ (سابقہ میلہ رام روڈ)

(مزار سے ملحق مسجد پر بدمذہبوں نے قبضہ کر لیا ہے نہ جانے کب یہ مزار اور اس کے ساتھ دوسری قبریں مسمار ہو جائیں۔)

۱۹۔ باغ جی نواب صاحب۔ لاہور۔

(مسلمان بن کر مسجد پر قبضہ کیا پھر توسیع کے بہانے مدرسہ اور اکیڈمی بنادی گئی۔ اور مزار

شریف کو مسمار کر دیا گیا۔)

۲۰۔ خواجہ محمد بخش آسٹریلین (بانی آسٹریلیا مسجد)۔ ریلوے اسٹیشن لاہور۔

(یہ مسجد آپ نے بنائی تھی اور قائداعظم نے بھی یہاں نماز پڑھی تھی۔ بعد میں مسلمان بن کر چند لوگ قابض ہو گئے۔ اور اگر کوئی جاتا بھی ہے تو اس کو بھی بدمذہب بنادیا جاتا ہے۔ تختی اب بوسیدہ ہو چکی ہے۔ نام کے سوا اب کچھ بھی نہیں پڑھا جا سکتا۔)

۲۱۔ باغ علی رضوی (بانی مسجد باغ علی)۔ میو ہسپتال۔

(مسلمان بن کر بدمذہبوں نے قبضہ کیا اور تا حال مزار مخالف مکتبہ فکر کے قبضہ میں ہے)

۲۲۔ پیر سید سردار شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔ لاہور۔

(مسجد مزار سردار شاہ سے متصل ہے۔ اور چند بدمذہب مسلمان بن کر آئے۔ اور اب یہاں اولیاء اللہ سے دشمنی پیدا کر رہے ہیں)

۲۳۔ تکیہ سید شادی شاہ المعروف شادے شاہ چشتی۔ لاہور۔

(زمین پر قبضہ کرنے کیلئے بدمذہبوں نے مسجد بنائی ہے۔)

۲۴۔ ---------------------- راوی روڈ قصور پورہ۔

(مسجد بلال جو کہ راوی روڈ قصور پورہ پر ہے۔ اس پر قبضہ کر کے دوبارہ مسجد تعمیر کی گئی اور صاحب مزار اور دوسری قبور پر جانے کی اجازت نہیں ہے۔)

۲۵۔ اللہ بخش پہلوان قادری (بانی مسجد غوث اعظم) اردو بازار لاہور۔

(چند بدمذہب مسلمان بن کر آئے۔ مسجد پر قبضہ کیا وہاں بیٹھ کر لوگوں کو گمراہ کیا جاتا ہے مسجد کا مینار صاحب مزار کے دین حق کے بارے میں وضاحت کرتا دکھائی دیتا ہے۔)

۲۶۔ حضرت اسحاق رحمۃ اللہ علیہ۔ (المعروف نیلا گنبد) لاہور۔

(زمین پر قبضہ کر کے ایک مسجد بنائی گئی ابھی فی الحال مسلمانوں کو مزار کیلئے راستہ دیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری طرف مزار دشمن سوچ پیدا کی جارہی ہے۔)

۲۷۔ حضرت عبداللہ شاہ بخاری (المعروف کبوتر شاہ) لاہور۔

(بدمذہبوں نے پرانی مسجد پر قبضہ کر کے نئی مسجد اور مدرسہ تعمیر کیا ہے۔)

یہ معلومات ہمیں پہلے ایڈیشن کی کامیاب اشاعت کے بعد ملیں

1......سانحہ داتا نگری لاہور جس میں

حضرت سید تقی حسین شاہ ولی علیہ الرحمہ، سید قمر علی شاہ علیہ الرحمہ، پیر سید دشتری علیہ الرحمہ، غازی سید کمال شاہ علیہ الرحمہ، حضرت صوفی سلامت علی المعروف بابا چھتری والے علیہ الرحمہ

(12 اور 13 ستمبر 2012ء کی درمیانی شب رات سڑک کی توسیع کی آڑ میں ضلعی انتظامیہ نے لاہور کے 5 معروف مزارات کو آناً فاناً شہید کروا ڈالا۔ عینی شاہدین کے مطابق مزارات میں سے جسم مبارک صحیح حالت میں نکلے جنہیں دوسری جگہوں پر منتقل کر دیا گیا۔ شدید عوامی ردعمل کے باعث تدفین کے مقامات کا نہ بتایا گیا۔)

2......حضرت فقیر غلام قاسم قمبو علیہ الرحمہ — قمبو شریف، ڈیرہ غازی خان، تحصیل پہاڑپور

(چادر جلائی گئی)

3......حضرت تاج العلماء حضرت مفتی عمر نعیمی علیہ الرحمہ — علم آباد نمبر 4، بالمقابل گجر نالہ کراچی

(صاحب مزار ساتھ والی مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ وصال کے بعد آہستہ آہستہ مسجد پر بدمذہبوں کا قبضہ ہو گیا)

4......حضرت شمس الدین بابا علیہ الرحمہ — گاؤں کاگان، مردان، خیبر پختونخوا

(مزار کو کھودا گیا اور بے حرمتی کی گئی)

5......حضرت شہید بابا علیہ الرحمہ — ڈنڈو ڈھیری، مردان، خیبر پختونخوا

(چاردیواری شہید کی گئی، چادر جلائی گئی)

حضرت سلطان سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ





پرندے تعظیم کرتے ہیں مگر شیطان نہیں







بلوچستان کے وہ مقامات مقدسہ جن کی بے حرمتی کی گئی

۱۔صحابی رسول ﷺ حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ   خضدار (بلوچستان)

اپریل 2008 کتبہ اکھاڑ دیا گیا۔ دیوار شہید کر دی گئیں۔ شدید مزاحمت کے بعد کیس جیتنے کے بعد مزار کی چاردیواری بنائی گئی۔

۲۔حضرت پیر حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ   سوراب کے علاقے گِدر

فروری 1994 میں مزار شریف کی بے حرمتی کی گئی۔ چادر جلائی گئی۔

۳۔حضرت پیر سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ   تورگام زہری ضلع خضدار

اکتوبر 1996 میں مزار شریف کی بے حرمتی کی گئی چادر جلائی گئی۔ توڑ پھوڑ کی گئی۔

۴۔حضرت پیر رکھیل شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ۔   اوستہ محمد

عرس کی تقریب میں بم دھماکہ اور فائرنگ 55 افراد شہید سو سے زائد زخمی۔ قریبی مسجد کا امام اس گھناؤنے واقع کا مجرم، گرفتار، اعتراف جرم

۵۔حضرت تخی پیر عمر بابا رحمۃ اللہ علیہ۔   خضدار / اندراج۔

5 مئی 2009 مزار شریف پر حملہ کیا گیا اور وہاں موجود متبرک پتھر ساتھ لے گئے۔

۶۔حضرت پیر ہوتک بابا رحمۃ اللہ علیہ۔   کردگاپ ضلع مستونگ۔

بے حرمتی کی گئی کرنے والا پاگل ہو گیا۔

۷۔درگاہ منسوب حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ   قلات

یہ چلّہ گاہ غوث پاک کے نام سے منسوب ہے۔ یہاں حملہ کیا گیا قرآن پاک کو نذر آتش کیا گیا اور متولی کو شدید زدوکوب کیا گیا۔

۸۔حضرت فتح پور شہید رحمۃ اللہ علیہ۔   ضلع جعفر آباد بلوچستان۔

بم دھماکہ کیا گیا 15 افراد شہید ہوئے۔

۹۔حضرت سائیں جھنڈل شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔   جھل مگسی / نصیر آباد

2008ء میں دھماکہ ہوا تھا۔   فتح پور گنداوہ۔

۱۰۔سید جان محمد شاہ برادر سید عبدالخالق شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

دشت بلوچستان پاڑی (واپڈ)

کچھ بدمذہب سہ روزہ تبلیغی دورے پر آئے تھے۔ منع کرنے کے باوجود بضد ہو کر رک گئے۔ جب لنگر کا کھانا انہیں بطور مہمان پیش کیا گیا۔ تو رزق کو زمین پر پھینک دیا اور اپنا کھانا خود بنایا اور رات میں کھانے کی ہڈیاں صاحب مزار کی قبر پر رکھ دیں جماعت کے امیر جس نے یہ حرکت کی تھی شدید بیمار ہو گیا۔ اور جماعت والے اسے لیکر بھاگ گئے۔ بعد میں اس نے واپس آ کر معافی مانگی اور تین دن مزار کی خدمت کی۔ تب جا کر اس کی طبیعت درست ہوئی۔

۱۱۔حضرت سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ   فیروز آباد خضدار

مزار کی چادروں کو اٹھایا گیا۔ دیوار گرانے کی کوشش کرنے والا پاگل ہو گیا۔ بعد میں تائب ہو گیا۔ ابھی تک نیم پاگل ہے۔

سندھ کے وہ مزارات جن کی بے حرمتی کی گئی

۱۔ خطیب اعظم پاکستان حضرت مولانا شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ   سولجر بازار، کراچی
(ایک بدمذہب DSP نے چادر کی بے حرمتی کی کوشش کی)

۲۔ ریڑھی کا قبرستان۔   کراچی، لانڈھی۔
89۔ کے عشرے میں شیخ نجدی کے جانشینوں نے قبور کو مسمار کرتے ہوئے قبرستان کی بے حرمتی کی۔

۳۔ حضرت بخاری بابا رحمۃ اللہ علیہ۔   کراچی، اورنگی ٹاؤن نمبر 10، بسم اللہ کالونی۔
مزار شریف کے ساتھ مزار مخالف مکتب فکر کی مسجد ہے۔ جو کہ قبضہ کی گئی ہے اور مسجد کی توسیع کے بہانے مزار شریف کو شہید کرنے کی سازش چلتی رہتی ہے۔ اور دو بار مزار شریف کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی جا چکی ہے۔

۴۔ سید عبدالشکور شاہ المعروف حضرت جنگل شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ۔   کیماڑی کراچی۔
(دانستہ طور پر گاڑیوں سے ٹکر ماری جاتی تھی۔ ایک مذہبی اور سیاسی تنظیم کے شہید رہنما عباس قادری علیہ الرحمہ کے خواب میں آکر حضرت نے یہ بات بیان کی جس پر شہید عباس قادری علیہ الرحمہ نے ان کے مزار کے گرد چار دیواری بنوادی، بعد میں کھڑکیاں چوری کی گئیں۔ یہاں تک کہ قبر شریف کے پاس رفع حاجت کی گئی۔ مگر الحمد للہ بعض کرامات ظاہر ہوئیں اور بے حرمتی کرنے والوں نے توبہ کر کے مزار تعمیر کرا دیا۔

۵۔ حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ۔   کراچی کلفٹن۔
(پانچ سال قبل چادر جلائی گئی اور یہ گناہ کرنے والے کو پولیس نے پاگل قرار دے کر چھوڑ دیا اور پھر حال ہی میں دو بم دھماکے ہوئے)۔

۶۔ حضرت شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ۔   کراچی کلفٹن۔
(دہشت گرد حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک تک تو پہنچ ہی نہ سکے تھے۔ اور دھماکہ عین مزار حضرت شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی بیرونی دیوار پر ہوا تھا۔

۷۔ حضرت سید جمیر شاہ سیفی رحمۃ اللہ علیہ۔   مواچھ گوٹھ کراچی۔
کتبہ اکھاڑ دیا گیا، زیر تعمیر چار دیواری مسمار کر دی گئی۔

۸۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ۔   بنارس (کراچی)
سوچی سمجھی سازش کے تحت نظر سے اوجھل کر دیا گیا۔ (تصدیق باقی ہے)

۹۔ قبرستان گلستان جوہر۔   پہلوان گوٹھ بلاک 12، کراچی
مزار شریف کی حدود میں تعمیراتی کام کے دوران بدمذہبوں نے الجہاد کے نعرے لگاتے ہوئے حملہ کر دیا اور مسجد، خانقاہ اور قبور کی بے حرمتی کی جن میں حضرت عبدالخالق شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور خاص طور پر پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ کی آل اور حضرت پیر فیروز شاہ صاحب کے دو شہزادوں سید علی محمد شاہ شہید اور سید انور حسین شاہ شہید کی قبور کی بے حرمتی شامل ہے۔

۱۰۔ حبیب مسجد   میوہ شاہ قبرستان کراچی۔
توسیع کے دوران قبور پر مسجد کے بیت الخلاء بنائے گئے۔

۱۱۔ قبرستان   نیو دھوراجی کالونی کراچی
اہل محلّہ کے بقول اس قبرستان کو سامنے فلیٹ والوں کو فروخت کر دیا گیا ہے۔ جو کبھی بھی یہاں تعمیرات کرا سکتے ہیں۔ مزید ابھی قبرستان کی جگہ کو کرایہ پر دیا گیا ہے۔ مثلاً لکڑی کی ٹال اور رکشا اسٹینڈ وغیرہ۔

۱۲۔ حضرت موروشاہ شش شہید رحمۃ اللہ علیہم — ماڑی پور کراچی

یہ ہاکس بے جاتے ہوئے ماڑی پور کے چوک پر 800 سال قدیم شہیدوں کے مزارات ہیں ۔ ایک رات ان سب کو صاف کر دیا گیا۔ مگر حکومت نے دوبارہ تعمیر کرا دیا۔ حضرت موروشاہ کی تفصیل حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی علیہ الرحمہ کی سندھی کتاب ''شاہ جورسالو'' میں موجود ہے۔

۱۳۔ حضرت سید میاں معراج گل کاکاخیل المعروف لعل شاہ طاہر علیہ الرحمہ

کلفٹن، کراچی

یہ مزار صاحب مزار نے خود تعمیر کرایا تھا، جس کا کیس تا حال عدالت میں زیر سماعت ہے۔ مگر اراضی پر قبضہ کرنے کے لئے مزار شریف کو منہدم اور گنبد شریف کو شہید کر دیا گیا اور مزار کے دوبارہ تعمیر کا کہہ کر مزار کی دیگر اراضی پر قبضہ کر لیا گیا۔ اندیشہ ہے کہ حضرت عبداللہ شاہ غازی علیہ الرحمہ کے مزار کی اراضی پر بھی قبضہ کر لیا جائے گا

۱۴۔ درگاہ حضرت حاجی پیر شیر شاہ بخاری — کراچی یونیورسٹی

کراچی یونیورسٹی کی تعمیر کے وقت جب اس مزار کو صاف کرنے کی کوشش کی گئی تو ٹھیکیدار کو خواب میں آ کر منع کیا گیا، وہ نہ مانا، ہر بار اس کی مشینری خراب ہو جاتی، تیسرے روز بھی کوشش کی گئی۔ ادھر کوشش کی گئی اور ادھر اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور سب مر گئے۔

۱۵۔ حضرت جمن شاہ بخاری — کارساز، کراچی

اس مزار اور ملحق مسجد و مدرسہ پر فحاشی کا الزام لگا کر بند کر دیا گیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ مدرسہ و مسجد کی انتظامیہ کا مزار پر قابض افراد سے اسی بات پر جھگڑا رہتا تھا۔ مگر جن پر الزام لگا کر مزار کو بند کیا گیا، وہ آج بھی مزار کی حدود میں رہائش پذیر ہیں، مسجد اور مدرسے پر بھی اسی قسم کے الزامات لگا کر عوام کے لئے نہ صرف بند کیا گیا بلکہ اس کے سامنے ایک پیٹرول پمپ بنا کر مزار اور مسجد کو عوام کی نظر سے اوجھل کر دیا گیا ہے۔

۱۶۔ حضرت عبداللہ شاہ اصحابی رحمۃ اللہ علیہ۔ — ٹھٹھہ، مکلی

رات کی تاریکی میں چند نجدیوں نے مزار سے ملحق قبرستان میں قبور کے کتبے مسمار کر دیے (یاد رہے یہ ایک دھمکی ہے، اگر مسلمان نہ جاگے تو اللہ ہی جانتا ہے کہ کیا ہوگا)

۱۷۔ حضرت حاجی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ — حیدرآباد، سرے گھاٹ۔

بدمذہبوں نے پہلے مسجد پر قبضہ کیا اور تعمیر کے بہانے مزار شریف کو مسمار کرنا چاہا۔ مگر اہل محلہ کی مزاحمت پر وقتی طور پر رک گئے۔ لیکن بغض اولیاء میں ڈوب کر مزار شریف کے ساتھ ہی استنجا خانہ بنوا دیا گیا ہے

۱۸۔ بند پر پونے دس کا قبرستان — پونے دس نمبر لطیف آباد (حیدرآباد)

ختم کر کے رہائشی مکانات بنا دیے گئے۔

۱۹۔ حضرت نور شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ۔ — میر پور خاص۔ نیشنل بینک میونسپل برانچ۔

تین بار نذر آتش کیا گیا۔

۲۰۔ حضرت سید محمد حنیف شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ — العطاء ٹاؤن میر پور خاص۔

ساتھ ہی بدمذہبوں کا ایک مدرسہ ہے۔ اور مزار شریف کو کئی بار مسمار کرنے کی کوشش کی گئی ایک بار آگ بھی لگائی گئی جس میں کئی قرآن پاک شہید ہوئے۔

۲۱۔ حضرت سید بخاری شاہ المعروف کنڈے والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ۔۔

نیو سٹی آدم ٹاؤن UC-4۔ ٹنڈو آدم

تعمیر کے دوران مزار شریف کا کچھ حصہ خالی پلاٹ پر آ گیا۔ اور پلاٹ مالک کو قسطوں میں پیسہ دینے کا بولا گیا۔ مگر چونکہ وہ مزار مخالف مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے مزار شریف کو مسمار کروا دیا۔

۲۲۔ شیخ الاسلام حضرت عبدالباقی پورائی رحمۃ اللہ علیہ۔ سکھر یو۔سی۔8۔لوکل بورڈ
مزار کے ساتھ کی قبور کو مسمار کر کے بدمذہبوں نے ایک مدرسہ تعمیر کرا لیا ہے۔اور مزار شریف کو محلّہ کے کوڑے دان میں تبدیل کر دیا گیا ہے لیکن الحمدللہ حکومت سندھ کی جانب سے اس کو دوبارہ تعمیر کرا کے ہر خاص و عام کیلئے کھول دیا گیا ہے۔

۲۳۔ محمدی قبرستان سکھر یو۔سی۔5۔آدم شاہ کالونی۔
چار سو سال قدیم محمدی قبرستان آدم شاہ میں تینوں مسلح افواج، تاریخ اسلام کے ممتاز شہدائے کرام، ممتاز علمائے کرام، مشائخ عظام حضرت قبلہ پیر صوفی شیخ عنایت کریم چشتی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل خانہ اور حضرت بی بی ست شہیدہ بی بی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات مبارک و دیگر قبور کو نہ صرف مسمار کر دیا بلکہ زائرین پر دہشت گرد قبضہ مافیا نے فائرنگ کر کے اپنے پالتو کتے چھوڑے اور افواج پاکستان کے شہیدوں کی لاشیں نکال کر غائب کر دی گئیں اور منشیات کا اڈا بنایا گیا۔قبرستان کو وارثین قبور اور حکومت سندھ واگزار کرانے کی کوشش میں مصروف ہے

۲۴۔ مزارات مبارکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان۔ محبوب گوٹھ سکھر۔
سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ کے نام سے دو صحابہ کے مزارات محبوب گوٹھ اور جہان خان کے قبرستان میں واقع ہیں۔جہان خان کے قبرستان میں واقع مزار پر اب بھی ایک کچا سا کمرہ ہے۔عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ 60 سال قبل ان کے مزار پر ایک گنبد تھا جو کہ محبوب گوٹھ کے گستاخ و بے ادب مولوی عبدالواحد مہر نامی شخص نے اسے گرا دیا۔اس حرکت کے فوراً بعد مولوی عبدالواحد مہر پر فالج کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے وہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔مزارات تاحال بدمذہبوں کے قبضے میں ہے۔

۲۵۔ جامع عثمانیہ مسجد۔ فراش گوٹھ سکھر۔
اس مسجد پر بدمذہبوں نے قبضہ کیا اور مسجد اور وضو خانہ کی توسیع کے بہانہ یہاں موجود قبور پر 5/6 فٹ اونچا لینٹر ڈال کر توسیع کی گئی ہے اور اس حصہ پر وضو خانہ بنایا گیا ہے۔
(تحقیق جاری ہے کہ قبرستان پر مسجد بنانا کس حد تک جائز ہے اور بیت الخلاء یا وضو خانہ بنانے کی شریعت میں کتنی اجازت ہے)

۲۶۔ حضرت سید عظیم شاہ بخاری علیہ الرحمہ کراچی KBR سوسائٹی
بے حرمتی کی گئی، احتجاج پر پولیس نے یکطرفہ کارروائی کرتے ہوئے بے گناہ افراد کو گرفتار کر لیا اور کئی جھوٹے مقدمات لگا کر انہیں پابند سلاسل کیا۔

۲۷۔ حضرت سید محمود شاہ بخاری علیہ الرحمہ کراچی KBR قبرستان
(چادر جلائی گئی)

۲۸۔ حضور قدوۃ الاولیاء ہال گلشن بصیر اخوت نگر، سکھر۔
یہاں مختلف اقسام کی قیمتی تبرکات موجود ہیں لیکن یہاں کچھ خارجی بدمذہب لوگ اکثر گٹر کا پانی چاروں اطراف سے کھول دیتے ہیں اور ہال کو مسمار کرنے کے لئے مختلف حربے استعمال کرتے ہیں۔

۲۹۔ درگاہ مخدوم عبدالرحمٰن شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ کھوڑا شریف تحصیل گمبٹ، ضلع خیرپور
کلہوڑا دور حکومت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ 221 احباب کے سر قلم کر دیئے گئے تھے۔ اور ایک کنوئیں مبارک میں آپ تمام احباب کی لاشیں محفوظ ہیں۔موجودہ مخدوم خاندان وہ ہے۔ جو اس وقت شہر سے باہر تھے۔اس خاندان کے پاس نسل در نسل مقدس تبرکات رسول اللہ ﷺ اور تبرکات اہل بیت محفوظ ہیں۔اس درگاہ کے میوزیم پر بے نظیر کے قتل کے دن حملہ کر کے جلا دیا گیا۔ الحمدللہ تبرکات بچ گئے۔

۳۰۔ شہید قبرستان مہر گوٹھ۔ گاؤں ستار عمر مہر گوٹھ ضلع گھوٹکی سے 12 کلومیٹر باہر
لینڈ مافیا نے 100 سے زائد قبور کو مسمار کر کے رہائشی مکانات بنائے۔یہ قبرستان پہلے 32 ایکڑ اراضی پر تھا جو کہ اب 10 ایکڑ پر رہ گیا ہے۔یہ قبرستان ان بے گناہ مسلمانوں کا تھا جنہیں ایک شادی کی تقریب میں شہید کر دیا گیا تھا۔

مزارات پر ہونیوالی خرافات سے علمائے اہلسنت کا لاتعلقی کا اعلان
پاکستان کے نامور علمائے اہلسنت کی تائیدات

تصدیق کنندگان و تائید کنندگان

حضرت مفتی محمد منیب الرحمٰن صاحب
صدر تنظیم المدارس پاکستان

حضرت علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی صاحب
ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ لاہور (لوہاری گیٹ لاہور)

حضرت علامہ محمد مقصود احمد قادری صاحب
ریٹائرڈ خطیب داتا دربار

حضرت مولانا خادم حسین رضوی
صدر مجلس علماء نظامیہ

حضرت ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی صاحب
ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان، جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

حضرت مفتی محمد خان قادری صاحب
مہتمم جامعہ اسلامیہ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

حضرت مفتی ڈاکٹر غلام سرور قادری صاحب
مہتمم جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن

حضرت مولانا صاحبزادہ رضائے مصطفےٰ نقشبندی
ناظم اعلیٰ جامعہ رسولیہ شیرازیہ

قبر پرستی کے الزام سے متعلق بد مذہبوں کے دلائل کا جواب

بد مذہبوں کی طرف سے یہ سازش ہے کہ جو آیتیں بتوں کی مذمت میں اتاری گئی وہ اولیاء اللہ پر چسپاں کرتے ہوئے مسلمانوں پر قبر پرستی کا الزام لگاتے ہیں۔

بد مذہبوں کے دلائل:

القرآن:...... ترجمہ: اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں مردے ہیں زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ (سورۂ نحل، آیت 21/20)

القرآن:...... بیشک وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں تو انہیں پکارو پھر وہ تمہیں جواب دیں گے اگر تم سچے ہو کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنیں تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤ چلاؤ اور مجھے مہلت نہ دو۔ (سورۂ اعراف، آیت 195/194)

القرآن:...... ترجمہ: بیشک جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو اگر وہ تمام جمع ہو جاویں تو ایک مکھی پیدا کرنے پر قدرت نہیں رکھتے۔

بد مذہبوں کے دلائل کا جواب:

ان تمام آیتوں کی تفسیر میں تفسیر جلالین صفحہ 215، تفسیر جامع البیان صفحہ 292، تفسیر بیضاوی جلد سوم صفحہ 336، تفسیر نسفی جلد سوم صفحہ 85، تفسیر صاوی جلد سوم صفحہ 110، تفسیر ابن کثیر جلد سوم صفحہ 235، تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 216، تفسیر خازن جلد پنجم صفحہ 23، معالم التنزیل جلد سوم

صفحہ 23 اور تفسیر موضح القرآن صفحہ 350 تمام مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ تمام آیتیں بتوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں کیونکہ بُت عاجز ہیں بے بس ہیں اور اُن کو پوجنا اور خدا بنانا جہالت ہے۔

ان مفسرین کے حوالہ جات سے اور تفسیر ابن عباس سے ثابت ہوا کہ یہ آیات بتوں کے متعلق رب العزت نے نازل فرمائی جس سے بتوں کی تذلیل اور تحقیر مقصود ہے نہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام کی۔

ہندو بُت کے پاس کیوں جاتا ہے:

ہندو بت یعنی پتھر کے صنم کو اپنا خدا مانتا ہے اور پتھر کے صنم کو اپنی ساری تقدیر کا خالق اور مالک سمجھتے ہیں۔

مسلمان مزارات پر کیوں جاتے ہیں:

مسلمان اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی مالک اور پیدا کرنے والا مانتے ہیں اور سرکار اعظم ﷺ کو رسول برحق مانتے ہیں، تمام انبیاء کرام علیہم السلام، اور تمام آسمانی کتب پر ایمان رکھتے ہیں، جب مزارات پر حاضری دینے جاتے ہیں تو سب سے پہلے فاتحہ پڑھ کر اس ولی اللہ کی روح کو ثواب پہنچاتے ہیں پھر اپنی شرعی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے یوں عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ اس نیک بندے کی برکت سے، اس کے وسیلے سے میری یہ حاجت پوری فرما۔

اس میں کوئی شرکیہ پہلو نہیں ہے یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے۔

بدمذہبوں کی دو دلیلیں:

1)......دلیل: القرآن: ترجمہ: اور بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو۔ (سورۃ نوح، آیت 23)

2)......دلیل: القرآن: ترجمہ: اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود

بنائے ہوئے ہیں مردے ہیں زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اُٹھائے جائیں گے۔ (سورۃ نحل، آیت 21)

پہلی دلیل کا جواب:

پہلی آیت کو دلیل بنا کر بدمذہب مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ کفار نے بتوں کے نام رکھے ہوئے ہیں اور تم لوگوں نے ولی بنا رکھے ہیں اور ان کے الگ الگ نام رکھے ہوئے ہو؟

الزام لگانے والوں نے قرآن مجید اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو نہیں سمجھا۔ ہندوؤں نے خود اپنے ہاتھوں سے بتوں کو تراشا اور اپنا خدا جان کر اس کے نام رکھے۔

مگر اولیاء اللہ کو رُتبہ، شان اور مقام ولایت رب کریم نے عطا فرمایا پھر اولیاء اللہ کے قلوب کو اپنی رحمت کی تجلیوں کا مرکز بنایا اُن کی شان میں "لاخوف علیهم ولا هم یحزنون" والی آیت نازل فرمائی اور ہر دور میں اپنے کامل بندوں کو بھیجا کسی کو غوث اعظم رضی اللہ عنہ بنایا، کسی کو غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بنایا، کسی کو داتا علی ہجویری علیہ الرحمہ بنایا مطلب یہ کہ ہر ولی کو رُتبہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے جب یہ بات واضح ہو گئی تو اس بدگمانی کا بھی قلع قمع ہو گیا کہ مسلمانوں نے ولیوں کے الگ الگ نام رکھ کر ان اولیاء بنایا ہے۔

دوسری دلیل کا جواب:

یہ آیت بھی بتوں کی مذمت میں نازل ہوئی ہے کوئی بھی عقلمند انسان اپنے محبوب کو اندھا، بہرہ اور مردہ نہیں کہے گا جب یہ کوئی انسان نہیں کر سکتا تو پھر انسانوں سے پیدا کرنے والا رحمٰن ﷻ اپنے محبوبین کو کیسے اندھا، بہرہ اور مردہ کہہ سکتا ہے لہٰذا ہٹ دھرمی چھوڑ کر تسلیم کر لینا چاہیے کہ یہ تمام آیتیں بتوں کی مذمت میں نازل ہوئی ہیں۔

مزارات پر غلط حرکتیں:

مزارات پر ناچ گانا، چرسی موالی کا جمع ہونا، مزارات کے طواف، ڈھول طبلے اور بے پردہ

عورتوں کا آنا ان تمام خرافات کا مسلکِ اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ان سب کاموں کو برقرار رکھنا اوقاف والوں کی شرارت ہے کیونکہ اوقاف والوں کی بھاری اکثریت مزارات اولیاء کو نہیں مانتی لہٰذا وہ مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے ان کاموں کا جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ملکِ پاکستان میں جو مزارات علماء اہلسنّت کی سرپرستی میں ہیں وہاں ایسے خرافات نہیں ہوتے لہٰذا حکومتِ پاکستان ملک کے سارے مزارات علماء اہلسنّت کی سرپرستی میں دے دے تو کسی مزار پر ایسی حرکات نظر نہیں آئے گی۔ مزارات پر جمع ہونے والا کروڑوں روپیہ اوقاف والوں کی جیب میں جاتا ہے ایک روپیہ بھی تعلیمات اولیاء پر خرچ نہیں ہوتا۔

اگر مزارات پر کوئی شخص غلط حرکت کرتا ہے تو وہ شخص غلط ہے مسلکِ اہلسنّت کو برا بھلا کہنا خیانت ہے یاد رکھئے مسلمانوں میں چور، ڈاکو، لٹیرے، قاتل اور دھوکے باز لوگ ملیں گے مگر ہم مذہب اسلام کو غلط نہیں کہیں گے کیونکہ یہ لوگ غلط ہیں اسلام غلط کام نہیں سکھاتا۔

مزارات پر غلط حرکتوں کے متعلق امام اہلسنّت کا فتویٰ:

امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "الزبدۃ الزکیۃ لتحریم السجود التحیۃ" میں متعدد آیات قرآنی اور چالیس احادیث سے غیر خدا کو سجدۂ عبادت کفر اور سجدۂ تعظیمی حرام و گناہ لکھا ہے۔ (الزبدۃ الزکیہ صفحہ 8)

کتاب حی علی الجہاد بالمنافقین

(صرف پاکستان کے لئے)

1...... مذہب خارجیت کی ابتداء سے آج تک خوارج سے ہونے والی جنگوں کی تفصیل اور اس میں شہید ہونے والے دلیر عاشق رسول ﷺ مجاہدین کی تفصیلات درکار ہیں۔

2...... پاکستان کے ہر ڈسٹرکٹ، ہر ضلع، ہر تحصیل میں اہلسنت و جماعت (تمام یارسول اللہ ﷺ) کہنے والے شہداء کی لسٹ تیار کرنی ہیں۔ اپنے علاقے کے شہیدوں کے حوالے سے اخباری تراشے جمع کر کے ہم تک پہنچائیں۔

3...... جنگ 1965ء میں اولیاء کا کردار

نوٹ: اس سلسلے میں حضرت فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "پیر پیغمبر اور 6 ستمبر" سے کافی مدد مل سکتی ہے اور ایسے فوجی افسران جنہوں نے خود کرامت دیکھی، وہ حلف نامہ پر تحریر کر کے ہمیں بھیجیں۔

4...... ایسے فوجی/مجاہدین جنہوں نے جنگوں کے دوران خود کرامات دیکھی ہوں، حلف نامے پر لکھے ہمیں ارسال کریں۔

5...... جنگ افغانستان میں بدمذہبوں کو پاک فوج میں شمولیت کے مزید مواقع ملے، اس کے بعد سے آج تک کوئی عزت دار معرکہ نہ ہو سکا۔ (شواہد درکار ہیں)

6...... کشمیر میں نام نہاد بدمذہب مجاہدین کے ہاتھوں درگاہ حضرت بل، درگاہ چرار شریف کو آگ لگانے کا واقعہ اور کسی اور مزار کی بے حرمتی کا واقعہ ہو تو ہمیں آگاہ کریں۔

7......خوارج کا امریکی حملے کے بعد افغانستان سے بھاگ کر پاک افواج سے جنگ کرنے کے واقعات اور اس دوران ہونے والی کرامات کی تفصیل

8...... پاکستان بھر میں سواد اعظم اہلسنت (حنفی بریلوی) کی مساجد جن پر خارجی بدمذہبوں کا قبضہ ہے، ان کی فہرست تیار کرنی ہے۔

یاد رہے کہ پہلے کتاب مقامات مقدسہ اور دشمنانِ اسلام منظر عام پر آئے گی، اس کے بعد تفصیلاً اس کتاب پر کام ہو۔ مگر اس حوالے سے آپ کے پاس کسی کتاب کا حوالہ، کوئی اخباری تراشہ ہو تو ہم تک پہنچا دیں۔

آپ اپنے خطوط اس پتہ پر ہم تک پہنچا سکتے ہیں۔

ابن حسن قندھاری

پی او بکس نمبر GPO،10928 حیدری کراچی

ای میل: hatafwalay@gmail.com

موبائل نمبر صرف میسج کے لئے ہے

0341-2236691

اہل حق کے ہر عمل کو شرک و بدعت سے تعبیر کرنے والوں کے دلوں میں ہندوؤں کیلئے اتنی محبت کیوں؟

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کا سب سے بڑا روزنامہ



بھارتی مسلمان ہندوؤں سے یکجہتی کیلئے گائے کی قربانی سے پرہیز کریں، دارالعلوم دیوبند

لاہور (خالد محمود خالد) بھارت کی معروف اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے علماء نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی سالگرہ منانے کی اسلامی اور شرعی طور پر اجازت نہیں ہے۔ وہ مغرب کی روایت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی سالگرہ منا کر شرعی طور پر گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے وائس چانسلر مولانا ابوالقاسم نعمانی نے فتویٰ جاری کر دیا ہے کہ مستقبل میں مسلمان اپنی سالگرہ منانے سے اجتناب کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ بھارتی ہندوؤں سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے مسلمان گائے کی قربانی سے بھی پرہیز کریں۔

القرآن: اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں

بلا تبصرہ




بالاکوٹ: غیرت مند پٹھانوں کے ہاتھوں قتل ہونیوالے منکر مزار اسماعیل دہلوی کا اپنا مزار




مزید تفصیلات کیلئے کتاب "حقائق تحریک بالاکوٹ" مصنف علامہ شاہ حسین گردیزی ملاحظہ فرمائیں

مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگانے والے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں!!!

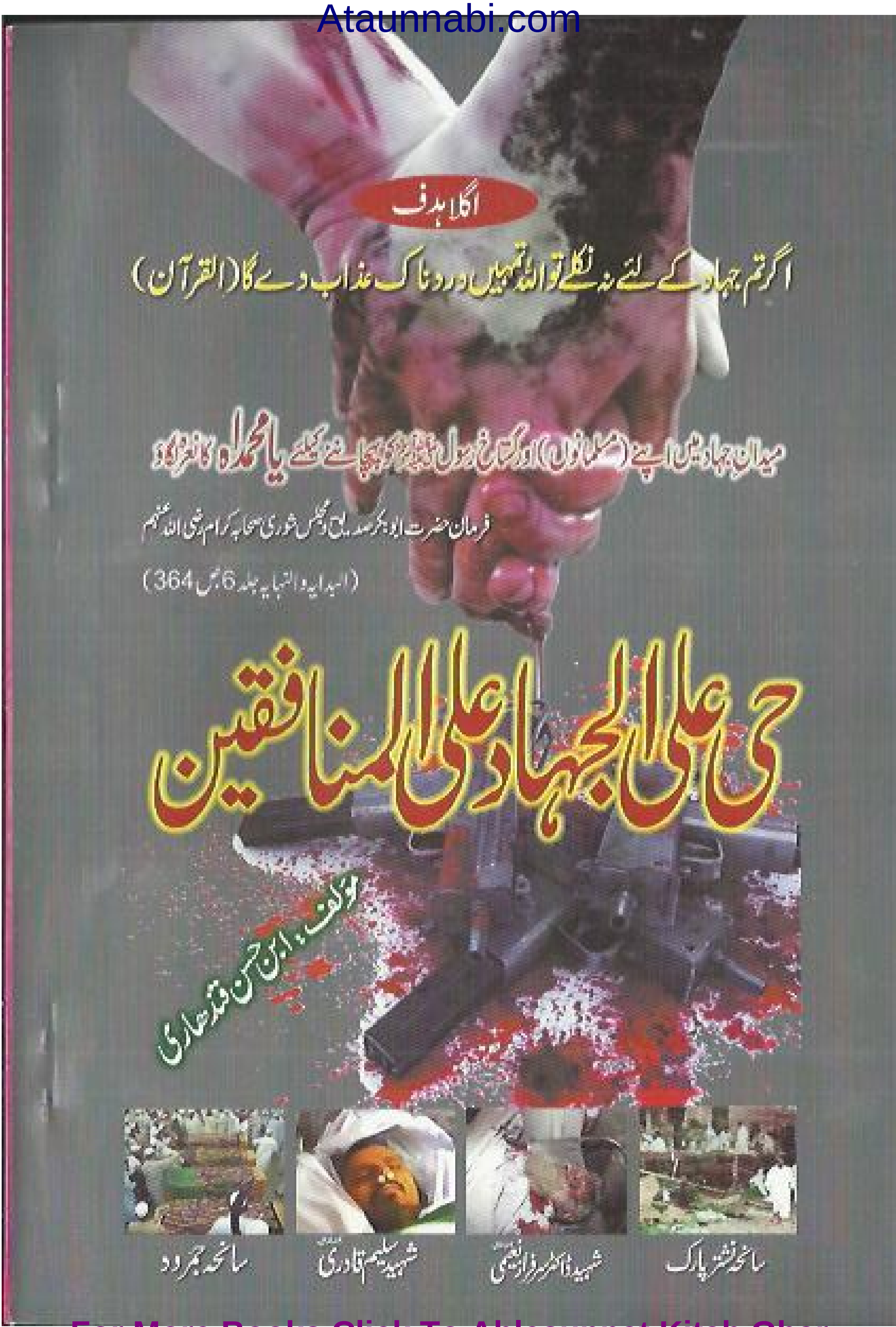


ہوشیار!

اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے خود ہندوؤں کے منظور نظر ہیں اور دفاع اسلام کے نام پر دہشت گردوں کو پناہ فراہم کرنے کیلئے کوشاں ہیں



یاد رکھیں! حافظ سعید کے خلاف بیانات اور سر کی قیمت رکھنا محض ایک ڈرامہ ہے۔ اس طرح اس کو مسلمانوں میں مقبول کرانے کی سازش کی جارہی ہے۔ حافظ سعید کو دہشت گرد کہنے والے جب قوم کی بیٹی عافیہ صدیقی کو یہاں سے باآسانی لے جاسکتے ہیں۔ ہمارے گھروں پر حملہ کر سکتے ہیں تو حافظ سعید میں ایسی کون سی بات ہے کہ وہ اب تک زندہ ہے



اگلا ہدف
اگر تم جہاد کے لئے نہ نکلے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا (القرآن)
میدان جہاد میں اپنے (مسلمانوں) اور گستاخ رسول ﷺ کو پہچاننے کیلئے یا محمداہ کا نعرہ
فرمان حضرت ابوبکر صدیق و مجلس شوریٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
(البدایہ والنہایہ جلد 6 ص 364)
حی علی الجہاد علی المنافقین
مؤلف: ابن حسن قندھاری
سانحہ جمرود
شہید سلیم قادری
شہید ڈاکٹر سرفراز نعیمی
سانحہ نشتر پارک